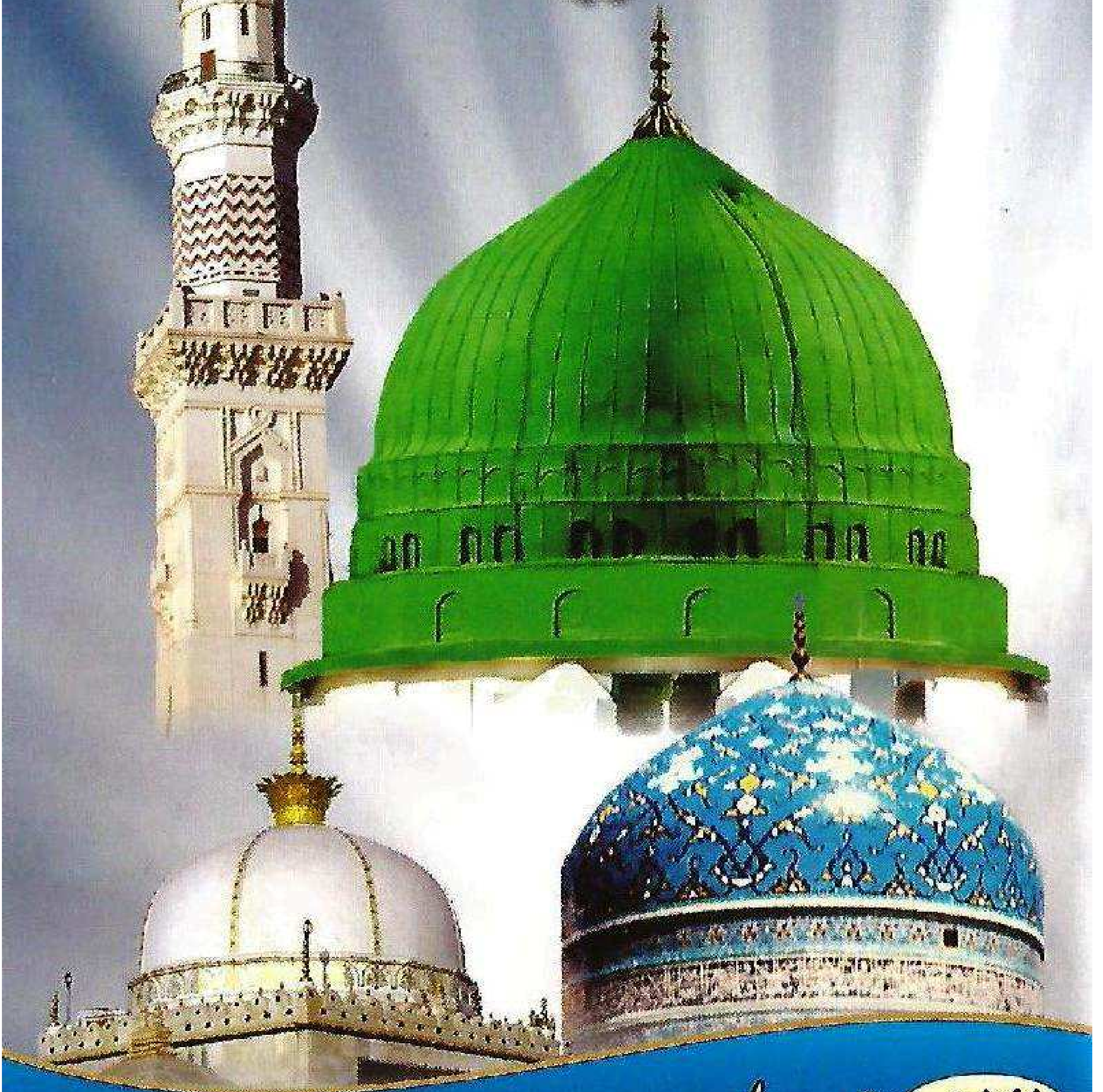
گلزار مجیدی



مصنف

ڈاکٹر صوفی فیض الحسن شاہ مجیدی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ جہانگیریہ
انٹاپ ہل، درگاہ روڈ، وڈالا ممبئی۔۳۷
Ph: 24150726 www.majidiya.com

گلزار مجیدی

مصنف

صوفی فیض الحسن شاہ مجیدی

قادری، چشتی، ابوالعلائی، جہانگیری، حسنی۔

(سجادہ نشین درگاہ عالیہ) محفل جہانگیریہ۔ انٹاپ ہل۔ ممبئی۔ ۳۷

کتاب:------ گلزار مجیدی

مصنف:------ صوفی فیض الحسن شاہ مجیدی

سن اشاعت:------ فروری ۲۰۱۴ء

تعداد:------ ۵۰۰

معاون:------ صوفی حاجی ولی محمد مجیدی
صوفی حاجی معین قریشی مجیدی

طباعت وکمپیوزنگ:---بھارت پریس ممبئی

8108678690/022-23099262

پیش لفظ

قلم چلانے سے پہلے پیرو مرشد کی خدمت اقدس میں سلام وقدم بوسی کا نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ حضور مقبول فرمائیں۔ میں اپنی اس کتاب گلزار مجیدی کو قبلہ وکعبہ والد محترم حضور پیرو مرشد ملک المشائخ سراج الاولیاء الحاج خواجہ صوفی مجید الحسن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کررہا ہوں۔

زیر نظر کتاب گلزار مجیدی بیس سال قبل ہندی میں شائع ہوئی تھی جو شریعت، طریقت اور معرفت کی تعلیم پر مشتمل ہے۔ ہندی میں لکھنے کی وجہ تالیف یہ تھی کہ اردو سے نا آشنا مریدین مندرجہ بالا تعلیم سے روشناس ہوسکیں۔ کیونکہ ہمارے پیرو مرشد کا سلسلہ ہندوستان کے طول وعرض میں کثیر تعداد میں پھیلا ہوا ہے۔ سب سے بڑا کرم یہ رہا کہ حضور سراج الاولیاء نے خود اس کتاب کی تعریف فرمائی۔ چند ہی دنوں میں اس کتاب کی اشاعت اوّل ختم ہوگئی تھی۔ برسوں سے اس کی اشاعت کی مانگ ہورہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور پیرو مرشد کی نگاہ التفات سے یہ کتاب سلسلہ مجیدیہ کی ایسا شہکار ثابت ہوئی کہ جب اردو داں نے اس کا مطالعہ کیا مچل گئے اور اردو میں شائع ہونے کی مسلسل مانگ ہونے لگی۔

دینیات کی کتابوں کا اردو سے ہندی میں ترجمہ ہونا ایک عام سی بات ہے لیکن غالباً یہ پہلا موقع ہے کہ تصوف کی ہندی کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہو۔ بلاشبہ ہندی زبان فخر محسوس کرسکتی ہے۔

سرکار کرم کریں قلم چلتا رہے گلزار مجیدی کا حصہ دوم اور سوم کا سلسلہ چل نکلے اور سرکار سلسلہ قادریہ، چشتیہ، جہانگیریہ ومجیدیہ کا پکا سچا سپاہی بنائیں تاکہ زندگی سلسلہ کی خدمت کیلئے وقف ہوجائے۔

صوفی فیض الحسن شاہ مجیدی قادری چشتی ابوالعلائی سجادہ نشین درگاہ عالیہ

محفل جہانگیریہ۔ اٹاپ ہل۔ ممبئی۔ ۳۷

آج ۲۹/دسمبر ۲۰۱۳ء مطابق ۲۵/صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بروز اتوار۔ گلزار مجیدی کا اردو ترجمہ مکمل ہوا۔

گلزار مجیدی خلفاء حضرات کی نظر میں!

برادران طریقت جناب خالد مجیدی نے معزز خلفاء حضرات کی رائے دربار مجیدی میں جمع کیں وہ ذیل میں درج ہیں۔

(۱) صوفی الحاج اسمعیل شاہ مجیدی

محفل فیضان مجیدیہ، نئی بستی، بھیونڈی

''میرا یقین ہے کہ یہ کتاب وابستگان سلسلہ کے لئے نہایت ہی اہم اور مشعل راہ ثابت ہوگی۔ سرکار سجادہ نشین پر اپنا کرم خاص فرماتے رہیں'' آمین۔

(۲) صوفی اکبرعلی شاہ مجیدی

گڑگا، ضلع ایٹا (یوپی)

''میری دعا ہے کہ سرکار اس کتاب کو مفید سے مفید تر بنائیں۔ مصنف صاحب سجادہ کا اقبال بلند ہو''

(۳) صوفی الحاج ولی محمدشاہ مجیدی

مہا گیری، تھانہ

''دور حاضر میں مریدین واہل سلاسل کے لئے نہایت ہی آسان طریقہ سے معلومات درج ہے۔ سرکار اس کتاب کا نام روشن کریں''

(٤)صوفی الحاج حسین قاضی مجیدی

اندھیری، ممبئی

''زیر نظر کتاب گلزار مجیدی شریعت، طریقت اور معرفت کے پھولوں کا مجموعی گلدستہ ہے''

(۵) صوفی الحاج ننھے شاہ مجیدی

دھاراوی، ممبئی

''آداب شیخ محفل سماع، عرس، روزہ اور نماز کی معلومات سے لبریز یہ کتاب لوگوں کی

پیاس بجھائے گی"

(٦) محمد یٰسین شاہ مجیدی

موضع بھانٹ پار، پوسٹ میرگنج ضلع سنت کبیر نگر (یو۔پی۔) ۲۷۳۰۰۱

یہ کتاب برادران طریقت کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی

(۷) صوفی انور علی شاہ مجیدی

توسائل، ضلع بستی (یوپی)

"یہ کتاب نہ صرف سلسلہ مجیدیہ کے مریدین بلکہ عام مسلمانوں کے لئے بھی راہ ہدایت کا وسیلہ ہے"

(۸) صوفی محمد یوسف شاہ مجیدی

محلہ بنکٹی چک الھداد پور، گورکھپور روڈ، یو۔پی۔ ۲۷۳۰۰۱

خانقاہ گلشن مجیدیہ

شریعت کی بنیادی معلومات سے لیکر معرفت کی اعلیٰ تعلیم آسان زبان میں درج ہے سرکار اس کتاب کو قبولیت عطا فرمائیں

درج

(۹) صوفی عرفان شاہ مجیدی

گوونڈی، ممبئی

"میری دعا ہے کہ سرکار اس کتاب گلزار مجیدی کے ذریعہ معرفت کی تعلیم دور دراز علاقہ تک پہنچے"

(۱۰) صوفی شوکت علی شاہ مجیدی

ضلع بجنور (یوپی) مقیم ممبئی

"گلزار مجیدی کتاب پڑھ کر جسم کو سکون، آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو ایمان ملا، جب کتاب ہندی میں شائع ہوئی تھی ہمارے پیرومرشد سراج الاولیاء نے خود ہی تعریف فرمائی تھی اب تو اردو میں چھپ رہی ہے سب ہی کے لئے معلومات کا خزانہ ثابت ہوگی"

(۱۱) صوفی شبیرشاہ مجیدی

اسحاق پور، ضلع مؤ (یوپی)

''شجرہ طیبہ کے عملیات معمولات شیخ اور دیگر معلومات کا ذخیرہ اس کتاب میں درج ہے''

---

(۱۲) صوفی مرتضی حسین شاہ مجیدی

دیوریا (یوپی)

''بارہ کتابوں کا عرق اگر ایک ہی کتاب میں آ گیا ہو تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے۔ دعا ہے کہ سرکار اس کتاب گلزار مجیدی کا لوگوں کو راہ راست پر لانے کا ذریعہ بنائیں''

---

(۱۳) مولانا صوفی سعیدشاہ مجیدی

کشی نگر (یوپی)

''زیر نظر کتاب گلزار مجیدی کی افادیت میں تو کوئی شک نہیں۔ نہ صرف مریدین بلکہ خلفاء حضرات کے لئے بھی یہ کتاب روشن چراغ ثابت ہوگی''

---

(۱٤) حکیم مولانا صوفی وصی احمدشاہ مجیدی

کوپر کھیرنا، نئی ممبئی

''سجادہ صاحب کے قلم سے لکھی یہ کتاب شریعت طریقت اور معرفت کی تعلیم فروغ دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔ سرکار پیرومرشد اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کی روحانی تشنگی دور کریں۔

☆شریعت☆

سوال: فرض نمازیں کون کون سی ہیں اور کتنی ہیں؟

جواب: دن بھر میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

(۱) فجر: فجر کی نماز میں کل ۴ رکعات ہیں۔ ۲ سنت موکدہ اور ۲ فرض۔ فجر کی نماز پو پھٹنے اور سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

(۲) ظہر: ظہر کی نماز میں کل ۱۲ رکعات ہیں۔ ۴ سنت موکدہ۔ ۴ فرض۔ ۲ سنت موکدہ اور ۲ نفل۔ ظہر کی نماز کا وقت دوپہر کا وقت ڈھلنے سے اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے سائے سے دوگنا ہوجائے۔

(۳) عصر: عصر کی نماز میں کل آٹھ رکعات ہیں۔ ۴ سنت غیر موکدہ۔ ۴ فرض۔ ظہر کا وقت ختم ہوجانے کے بعد سورج غروب ہوجانے سے پہلے تک اس کا وقت ہے۔

(۴) مغرب: مغرب کی نماز میں کل ۷ رکعات ہیں۔ ۳ فرض۔ ۲ سنت موکدہ۔ ۲ نفل۔ اسکا وقت غروب آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے۔ لیکن فوراً پڑھ لینا افضل ہے۔

(۵) عشاء: عشاء کی نماز میں کل ۱۷ رکعات ہیں۔ ۴ سنت غیر موکدہ۔ ۴ فرض۔ ۲ سنت مدکدہ۔ ۲ نفل۔ ۳ وتر (واجب)۔ ۲ نفل۔ عشاء کی نماز کا مغرب کی نماز کے وقت کے ختم ہونے کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے۔

جمعہ کی نماز: جمعہ کی نماز میں ک ۱۴ رکعات ہیں۔ ۴ سنت موکدہ۔ ۲ فرض۔ ۴ سنت موکدہ۔ ۲ سنت۔ ۲ نفل۔ جو وقت ظہر کی نماز کا ہے وہی وقت جمعہ کی نماز کا بھی ہے۔

عیدین: عیدین کی نماز دو رکعت ہوتی ہیں اور اس میں چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں۔

سوال: فرض نمازوں میں کے علاوہ نفل نمازیں کون کون سی ہیں اور کس وقت پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دن اور رات میں ۴ر نفل نمازیں ہیں۔(۱) تہجد (۲) اشراق (۳) چاشت (۴) اوابین۔

فرض نمازوں کو چھوڑ کر نفل نمازیں پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کریگا۔

تہجد: تہجد کی نماز ۴ر سے ۱۲ر رکعات تک پڑھی جاتی ہیں۔اس کا وقت آدھی رات سے صبح صادق سے پہلے تک کا ہے۔

اشراق: اشراق کی نماز ۲ر رکعت تک پڑھی جاتی ہے۔اس کا وقت سورج نکلنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔

چاشت: اس نماز میں بھی دو سے چار رکعت پڑھی جاتی ہے اس کا وقت صبح تقریباً دس بجے شروع ہوتا ہے اور سورج ڈھلنے سے پہلے نماز پڑھی جاتی ہے۔

اوابین: اوابین کی نماز میں ۶ر سے ۲۰ر رکعات پڑھی جاتی ہے۔اس کا وقت نماز مغرب کے بعد ہے۔

سوال: نماز پڑھنے کی کیا ترکیب ہے؟

جواب: فرائض اسلام میں نماز کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔فرائض اسلامی میں پروہ رکن عظیم ہے جو کسی وقت اور کسی بھی حالت میں مسلمان کے لئے معاف نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو جب نبوت عطا فرمائی آپ پر وحی بھیجی تو سب سے پہلے نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ شروع میں صرف ۲ر رکعت نماز پڑھنے کا حکم ملا تھا لیکن جب حضور ﷺ کو معراج پر بلایا گیا تو پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی۔اس طرح نماز مسلمانوں کو حضور ﷺ کے وسیلے سے ملی۔بعض نا سمجھ کہتے

ہیں نماز کو وسیلہ بناؤ جبکہ ایسا نہیں ہے نماز پڑھنے کی پوری ترکیب لکھ رہے ہیں۔

نماز پڑھنے کا طریقہ: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کریں اور اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ ہو۔ اسکی نیت دل سے کریں (مثلاً فجر کی نماز میں ۲ رکعت فرض پڑھنا ہے تو کہے نیت کرتا ہوں واسطے نماز کے نماز پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے دو رکعت نماز فرض اللہ کے واسطے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف وقت فجر کا۔ نوٹ: اگر نماز جماعت میں پڑھنا ہے تو منہ میرا کعبہ شریف کی طرف کے بعد پیچھے اس امام کے پھر دونوں ہاتھ کان تک اُٹھائیں۔ دونوں ہتھیلیاں اور انگلیاں کھلی رہیں۔ اس وقت اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر رہے نیت باندھ کے بعد آہستہ آہستہ ثناء پڑھیں ثناء یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اس کے بعد کوئی بھی ایک سورۃ پڑھیں۔ مثلاً اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

نوٹ: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو صرف ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائیں اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ کوئی دوسری سورۃ وغیرہ کچھ بھی نہ پڑھیں اور اگر امام کے پیچھے نہیں پڑھ رہے ہوں تو سب کچھ پڑھیں۔ اب اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے رکوع کو جائیں۔ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھیں۔ اس کے بعد رکوع سے اُٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اگر امام کے پیچھے نماز پڑھنا ہو تو سَمِعَ اللّٰهُ لمن حمدہ کی جگہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور اگر تنہا نماز پڑھ رہے ہوں تو دونوں کہیں۔ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔ اور سجدے میں تین مرتبہ

سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَلیٰ پڑھیں۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔
پھر ہاتھ باندھ کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پھر سورۃ فاتحہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
(الخ) پڑھ کر پھر اور کوئی سورۃ پڑھیں جیسے قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدْ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدْ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ
یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدْ۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے رکوع میں جائیں تین یا پانچ مرتبہ
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہیں۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں
۔ اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔ سجدے میں تین یا پانچ
مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلیٰ کہیں پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے بیٹھ جائیں۔ اسی ترکیب سے
دوسرا سجدہ کریں اور بیٹھ جائیں دونوں ہاتھ زانوں پر رکھ کر اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّیِّبَاتُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ
عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔
پڑھیں۔ پھر درود ابراھیمی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّعَلیٰ اٰلِ
مُحَمَّدٍکَمَابَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ۔ پھر یہ دعاء
پڑھیں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَاحَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَاعَذَابَ النَّارِ۔ اس کے
بعد دائیں اور بائیں جانب منہ کر کے پڑھیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ۔ اب دعاء
مانگیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کا اٹھا کر دعا مانگیں ۔ الٰہی خیر گردانی بحق شاہ جیلانی۔ ۲ رمرتبہ
۔ خداوندا اویس پاک کی نیکیوں کے صدقے ہمیں بھی خاک پائے رکھنا ہمارے پیر و مرشد کے ۲ ر
مرتبہ۔ پھر کہیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ فَحَیِّنَارَبَّنَا
بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ وَتَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ۔

نوٹ: اگر چار رکعات نماز فرض پڑھنا ہو تو تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ
الحمد شریف (الخ) پڑھیں اس کے بعد دوسری سورۃ وغیرہ نہ پڑھیں۔

نوٹ: سنت دو رکعت والی ہوں یا چار رکعت والی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ پڑھیں۔

نوٹ: رکوع، سجدہ وغیرہ کا طریقہ نمازیوں کو دیکھ کر یا کسی جانکار پیر بھائی یا سنی عالم یا دوست سے معلوم کرلیں

ہدایت: (۱) صبح سورج نکلنے تک فجر کی نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھی جاسکتی (۲) نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جاسکتی (۳) طلوع آفتاب کے وقت،
غروب آفتاب کے وقت۔ یا دوپہر کو ٹھیک زوال کے وقت کوئی بھی عبادت ممنوع ہے۔ دعائے قنوت یہ اللهم انانستعينك (الخ)

سوال: کیا صدقہ فطر دینا ضروری ہے؟

جواب: رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بندے کا روزہ آسمان وزمین کے بیچ رکا رہتا ہے۔ جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔ صدقہ فطر واجب ہے ۔ عمر بھر اس کا وقت ہے۔ یعنی ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کردیں۔ عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی فطر واجب ہو جاتا ہے۔ ایک آدمی پر صدقہ فطرہ موجودہ دور میں دو کیلو پینتالیس گرم ہوتا ہے۔

سوال: بندگی کسے کہتے ہیں:

جواب: امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ بندگی تین چیزوں کا نام ہے۔ پہلی شریعت احکام کا ہر حال میں پوری طرح خیال رکھنا یہاں تک کہ کوئی کام شریعت کے خلاف نہ ہو۔ دوسری قسمت خداوندی پر راضی رہنا۔ تیسرے اپنے تمام اختیارات اور خواہشات پر خوش رہنا۔

سوال: کیا زکوٰۃ دینا ضروری ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے

فرمایا جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا کرتے

ہیں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کی جگہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر روزی دینے والا ہے اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی وعید سنادو۔

سوال: کیا روزہ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: روزہ رکھنا بھی نماز کی طرح فرض ہے اور بلا وجہ روزہ چھوڑنے والا بہت گنہگار اور دوزخ کا سزاوار ہے۔ اوراس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جو بچے روزہ رکھ سکتے ہوں ان سے روزہ رکھوایا جائے۔ بڑے اور تندرست لڑکے اور لڑکیوں کو مار کر روزہ رکھوایا جائے۔ ایک مہینہ رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ شریعت میں روزے کی معنی ہیں اللہ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے اور جماع سے اپنے آپ کو روکے رکھنا۔

سوال: جنت کسے کہتے ہیں؟

جواب: جنت ایک بہت ہی بڑا اور عالیشان گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے۔ جس کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں۔ یعنی اینٹ کی جگہ سونے چاندی اور ریتی سیمنٹ کی جگہ مشک استعمال کیا گیا ہے۔ زمین زعفران وغیرہ کی ہے کنکریوں کی جگہ موتی و جواہرات ہیں۔ اس میں جنتیوں کے رہنے کے لئے بڑے بڑے ہیرے و موتی جواہرات کے بنے محل ہے۔ جنت میں سو درجے ہیں ہر درجہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنی زمین سے آسمان کی چوڑائی ہے۔ دروازے اتنے چوڑے ہیں ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز رفتار گھوڑا ستر برس میں پہنچے۔

سوال: دوزخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بدکاروں اور کافروں کے رہنے کے لئے ایک گھر بنایا گیا ہے اس کا نام دوزخ ہے اس میں اندھیری اور تیز کالی آگ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں کافر اس میں ہمیشہ قید رکھے جائیں

گے۔ اس کی آگ دم بدم بڑھتی جائے گی۔ جہنم کی آگ اتنی تیز ہے کہ سوئی کے نوک کے برابر کھول دیا جائے تو ساری دنیا کے لوگ اس کی گرمی سے مرجائیں گے۔ اور اگر جہنم کا داروغہ اس دنیا میں آجائے تو اس کی صورت دیکھ کر تمام لوگوں کی جان نکل جائے گی کوئی زندہ نہ بچے گا۔ جہنمیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا بڑے بڑے سانپ، بچھو کاٹیں گے بھاری ہتھوڑوں سے سر کچلا جائے گا۔ کفار جب عذاب سے تنگ آکر اور موت کی تمنا کریں گے تو بھی موت نہیں آئے گی پھر آپس میں مشورہ کر کے جہنم کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام کا پکاریں گے کہ اپنے رب سے ہمارا قصہ تمام کرادو تو حضرت مالک ہزار سال تک جواب نہ دیں گے ہزار سال بعد کہیں گے کہ مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے تب ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کو اس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے۔ وہ ہزار سال تک جواب نہ دیگا اس کے بعد کہے گا کہ دور ہو جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھوں کی طرح چلا چلا کر روئیں گے۔ اور پھر کافروں کو صندوق میں بند کر کے آگ میں ڈال دیا جائے گا اور کافر کے لئے ہمیشہ عذاب رہے گا۔

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اسلام قبول کرنا چاہے اس پر سب سے پہلے کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا زبان سے اقرار کرے اور اسلام کے علاوہ تمام مذاہب سے بے تعلق ہو جائے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا دل میں یقین کامل رکھے اسی کا نام ایمان ہے۔

سوال: حوض کوثر کسے کہتے ہیں؟

جواب: حوض کوثر حضور نبی کریم ﷺ کا دیا گیا ہے اس کی لمبائی اور چوڑائی گھمائی جائے تو چار مہینے کا راستہ ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور اس میں موتی کے پھول بنے ہوئے ہیں۔ اس کی تہہ مشک کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ جو اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس پر پانی پینے کے برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں اس میں

جنت سے دو دھارے گرتے ہیں ایک سونے کا ہے دوسرا چاندی کا ہے۔

سوال: میزان کسے کہتے ہیں؟

جواب: میزان ایک ترازو کا نام ہے اس کے دو پلڑے ہوں گے اس میں لوگوں کے اچھے اور برے تمام اعمال تولے جائیں گے دنیا میں بھاری پلڑا نیچے آتا ہے۔ لیکن میزان میں بھاری پلڑا اوپر اٹھے گا اگر نیکی زیادہ ہے تو نیکی کا پلڑا اوپر اٹھے گا اور اگر بدی زیادہ ہے تو بدی کا پلڑا اوپر اٹھے گا۔

سوال: کرسی کسے کہتے ہیں؟

جواب: بعض علمائے کرام کے نزدیک عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہے جبکہ بعض کے نزدیک کرسی عرش سے الگ ہے ان کا کہنا ہے کہ کرسی عرش کے مقابلے ایسی ہے جیسے میدان میں ایک حلقہ (دائرہ) اور کرسی کے مقابلے زمین اور آسمان ایسے ہیں جیسے ڈھال سات درہم اور اس کے ہر پائے کی لمبائی ایسی ہے جیسے ساتوں آسمان ساتوں زمین چار فرشتے اُسے اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کے پاؤں اس چٹان پر ہیں جو زمین کے نیچے پانچ سو برسوں کے راستے پر ہے ان میں ایک فرشتہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت ہے۔ وہ آدمیوں کے واسطے کھانا اور پینا منگتا ہے ایک فرشتہ بیل کی صورت ہے وہ چوپایوں کے واسطے کھانا مانگتا ہے۔ ایک فرشتہ شیر کی صورت ہے وہ درندوں کے واسطے کھانا مانگتا ہے۔ ایک فرشتہ کرغز کی صورت کا ہے وہ پرندوں کے واسطے روزی مانگتا ہے۔

سوال: آیت الکرسی کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: جس وقت آیت الکرسی نازل ہوئی ستر ہزار فرشتے جو آیت الکرسی کے گرد تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہمراہ نیچے اترے اور جس وقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول خدا ﷺ اس کو اعزاز کے ساتھ لیا سر اور آنکھوں پر لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے کہ جو اس کو پڑھے گا ہر حرف کے بدلے ہزار برس کی عبادت کا ثواب اس کے نام لکھا جائے گا اور یہ ستر ہزار فرشتے جو اس کو گھیرے ہوئے ہیں اس آیت الکرسی کا ثواب اس کے نام لکھتے ہیں۔ شمس المعارف کے حصہ اوّل میں لکھا ہے حضور نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سفید موتی پیدا کیا اس موتی میں عنبر اشہب یعنی آیت الکرسی پیدا کیا اور اپنی عزت اور جلال کی قسم کھا کر فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اس کو پڑھے تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے آگے کھل جاتے ہیں جس میں سے چاہے جنت میں جائے اور جو شخص گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھے اسکی حاجت پوری ہو۔ گناہ بخشے جائیں۔ شیطان اس سے دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو ہر بیماری بلا اور جن وانس سے اس کو دور رکھتے ہیں۔ آیت لکرسی یہ ہے۔

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَاخَلْفَھُمْ۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَاشَآءَ۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

ترجمہ: اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ خود زندہ اور اوروں کو قائم رکھنے والا اسے اونگھ آئے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کریں بغیر اس کے حکم کے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

سوال: عرش کبریا کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضرت امام مالک نے عرش کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی کیفیت معلوم نہیں لیکن اس پر ایمان واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح عرش بھی انسانی عقل اور سمجھ سے دور ہے۔ بعض

کتاب میں لکھا ہے تجلی گاہ حق سبحانہ ہے ہر روز اس کو رنگ برنگ کا نور پہنایا جاتا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اس کو دیکھ نہیں سکتا۔

سوال: لوح محفوظ کسے کہتے ہیں؟

جواب: لوح محفوظ سفید موتی کی طرح ہے جس پر قیامت تک جو جو کچھ ہونے والا ہے لکھا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی زمین سے آسمان کی طرح ہے۔

سوال: قلم کیا ہے؟

جواب: قلم نور کا بنا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کر کے حکم دیا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اسے لوح محفوظ پر لکھنا۔ حکم ملتے ہی قلم نے لکھ دیا۔

سوال: عالم برزخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انسانوں اور جنوں کو مرتبے کے مطابق اس میں رہنا ہے۔

سوال: کل آسمان اور زمین کتنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان ایک کے اوپر ایک پیدا کئے اور سات زمینیں ایک کے نیچے ایک تہہ بتہہ پیدا کی ہیں۔ سب سے اُوپر کی زمین سے نیچے (پہلے) آسمان کا راستہ پانچ سو برس کا ہے ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک اتنا ہی فاصلہ ہے اور پانی ساتویں آسمان پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ اس سے ستر ہزار حجابات ہے یہ حجاب نور کے بھی ہیں اور تاریکی (اندھیرے) کے بھی اور ان چیزوں کے بھی حجاب ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔

سوال: پل صراط کیا ہے؟

جواب: یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہوگا۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ جنت کا یہ راستہ ہے سب کو اس پر چلنا ہوگا۔ کافر اس پر نہ چل سکیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے

اور مسلمان پار ہو جائیں گے۔

سوال: مقام محمود کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو مقام محمود دے گا جہاں اگلے اور پچھلے سب آپ کی تعریف کریں گے۔

سوال: تجسس کسے کہتے ہیں؟

جواب: تجسس سے بہت بچنا چاہیئے۔ معنی تجسس کے یہ ہیں کہ مسلمانوں کی پوشیدہ باتیں اور چھپے ہوئے گناہوں کی فکر کرنا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کا عیب ڈھونڈتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا پوشیدہ عیب اس کے گھر میں ہی ظاہر کر کے اس کی فضیحت کرتا ہے۔

سوال: کھانا کھانے کے کیا آداب ہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت تہذیب کا تقاضہ یہ ہے کہ کھانا کھانے والوں کے چہرے نا تاکیں۔ اس طرح ان کو شرمندگی ہوگی کھانے پر ایسی باتیں نہ کریں جس سے لوگوں کو گھن آئے۔ اسی طرح ہنسانے والی باتیں بھی نہیں کرنی چاہیئے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کو دھونا مستحب ہے۔ کھانا بسم اللہ سے شروع کریں۔ غنیۃ الطالبین میں غوث پاک نے لکھا ہے کہ کھانا نمک سے شروع اور نمک پر ختم کرنا مستحب ہے۔ دائیں ہاتھ سے لقمہ لے کر چھوٹا نوالہ منھ میں رکھیں اور خوب دیر تک چبائیں اور آہستہ آہستہ نگلیں ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو اپنے سامنے سے کھائیں اور اگر مختلف قسم کے کھانے ہوں یا پھل ہوں تو برتن میں ادھر اُدھر سے لینے میں کوئی حرج نہیں جس کھانے کو کھائیں چوٹی یا بیچ سے نہ کھائیں بلکہ کنارے سے کھائیں تکیہ لگا کر نہ کھائیں یہ مکروہ ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پلیٹ اچھی طرح صاف کر لیں۔ اتنا زیادہ کھانا جس سے بدہضمی ہو جانے کا خطرہ ہو وہ مکروہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "پیٹ سے بدتر کسی برتن کو آدمی نہیں بھرتا" میزبان کی اجازت کے بغیر ایک مہمان اگر کسی دوسرے مہمان کو دے دے تو وہ مکروہ ہے۔ اس لئے کہ میزبان کی چیز صرف مہمان کے لئے ہے دوسرے کو دینے کا حق اس

کا نہیں ۔صرف پیرومرشد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مرید کا کھانا جسے چاہیں بانٹ دیں کیونکہ پیرومرشد اس کی ہر چیز کے مالک ہوتے ہیں ۔کھانے کے آخر میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے ۔

سوال: کیا فاتحہ دینا جائز ہے؟

جواب: کھانے اور شیرینی پر سورۂ فاتحہ اور قرآن حکیم کی دوسری سورتیں پڑھی جاتی ہیں اسے فاتحہ کہتے ہیں جس رزق پر اللہ کا کلام پڑھا گیا ہو وہ چیز پاک ہے اور ناجائز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔فاتحہ کا کھانا کھانے سے انکار کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے کلام سے انکار جو کہ کھانے پر پڑھا گیا ہے ۔

سوال: کیا مردوں کو فاتحہ کا ثواب پہنچ سکتا ہے؟

جواب: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ، خیرات اور ہر قسم کی عبادت اور نیک اعمال کا ثواب مردوں کو پہنچ سکتا ہے اور اسے پہنچانے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ثواب ملے نہ کہ وہی ثواب ٹکڑا ٹکڑا ہو کر سب کو ملے ۔

سوال: شیطان سے بچنے کی کیا ترکیب ہے؟

جواب: لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کثرت سے پڑھے شیطان کے مکروفریب سے بچا رہے گا ۔

سوال: کیا کسی سے حسد کرنا نقصان دہ ہے؟

جواب: حدیث شریف میں لکھا ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو ۔آداب الاخیار میں لکھا ہے کہ اگر تم مسلمانوں کے مال پر حسد کرو گے اور حسد کی اصل یہ ہے کہ تم کو برا اور ناگوار گذرے اور تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ اس بندے سے وہ نعمت چھین لے ۔

سوال: جن کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن آگ سے پیدا کیئے گئے ہیں ان میں کچھ کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جس شکل میں

چاہیں بن جائیں ان کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے یہ کھاتے پیتے، پیدا ہوتے اور مرتے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔ مسلمان نیک ہیں اور فاسق بھی سنی بھی اور بد مذہب بھی ان میں جو بدمعاش ہوتے ہیں انہیں شیطان کہتے ہیں۔

سوال: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب: رسول اس پیغمبر کو کہتے ہیں جن کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں ان اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی کتاب اور شریعت کا تابع (ماننے والا) ہو۔

سوال: تابعین کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مسلمان جنہوں نے صحابہ کو دیکھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر علم دین حاصل کیا انہیں تابعین کہتے ہیں؟

سوال: تبع تابعین کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ وہ مسلمان ہیں جو صحابہ کا زمانہ نہ دیکھ سکے ہوں مگر انہوں نے تابعین کو دیکھا اور ان سے علمی فائدہ حاصل کیا انہیں تبع تابعین کہتے ہیں۔

سوال: اہلبیت کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے گھر والوں کو اہلبیت کہتے ہیں۔ سب اہلبیت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فضیلت رکھتی ہیں۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما باقی اہلبیت سے افضل ہیں۔ حضرت علی شیر خدا رسول خدا کے اہلبیت ہی میں سے ہیں۔ آپ کے فضائل اور بزرگی کے بارے میں بے شمار حدیثیں موجود ہیں۔ مسلمانوں کو تمام اہلبیت کا احترام کرنا چاہیئے۔

سوال: ازواج مطہرات کسے کہتے ہیں؟

جواب: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو ازواج مطہرات کہتے ہیں وہ امت کی مائیں ہیں اور دنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ تمام ازواج مطہرات کا دل سے احترام کریں۔

سوال: لواء الحمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: لواء الحمد ایک جھنڈے کا نام ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے روز ملے گا اس جھنڈے کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک جتنے مسلمان ہوں گے انبیاء، اولیاء، غوث، قطب ولی سب جمع ہوں گے۔

سوال: کیا قرآن شریف کے علاوہ اور بھی آسمانی کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں؟

جواب: قرآن شریف کے علاوہ توریت، زبور اور انجیل (بائبل) بھی آسمانی کتابیں ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر سیریانی زبان میں نازل ہوئی۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سریانی زبان میں نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ دیگر کچھ اور صحیفے ہیں جو دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئی لیکن ان کی تعداد و تفصیل کسی کا علم نہیں۔

سوال: توریت، زبور اور انجیل اگر آسمانی کتابیں ہیں تو کیا ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: توریت، زبور اور انجیل وہ مقدس کتابیں جن کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے اس لئے ان پر ایمان لانا ضروری ہے جو ان کو آسمانی کتابیں نہیں مانے گا وہ کافر ہے۔ آج کل جو آسمانی کتابیں قرآن مقدس کے علاوہ ہیں وہ اصل نہیں ہیں لوگوں نے اسے بدل دیا ہے۔ اس لئے انہیں پڑھ کر عمل کرنا گناہ ہے۔ لیکن اس کی تعظیم کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں کچھ نہ کچھ اصلی مضمون باقی ہے۔

سوال: توریت، زبور اور انجیل میں اگر تبدیلی آ گئی ہے جن کو لوگوں نے بدل دیا ہے تو پندرہ سو برس کے بعد بھی قرآن مجید میں تبدیلی کیوں نہیں آئی؟

جواب: قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں سے افضل ہے اب دوسری کتاب کی ضرورت نہ رہی۔ قرآن شریف ہر قسم کی تبدیلی سے قیامت تک محفوظ رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔

سوال: کیا ایک امام کو ماننے والا دوسرے امام کی پیروی کر سکتا ہے، کیا حنفی، شافعی، ہو سکتا ہے؟

جواب: چاروں اماموں کے مسائل برحق ہیں۔ ان اماموں نے اپنی طرف سے کوئی بھی مسئلہ گھڑا نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کا مسئلہ صاف صاف بیان کیا ہے جو عام آدمیوں بلکہ عام عالموں کے سمجھ میں بھی نہیں آ سکتا تھا لہٰذا ان اماموں نے قرآن و حدیث کی پیروی کی ہے جو شخص ایک امام کی پیروی کرتا ہے وہ دوسرے امام کی پیروی نہیں کر سکتا مثلاً یہ نہیں ہو سکتا کہ کچھ مسئلوں میں ایک امام کی پیروی کرے اور کچھ مسئلوں میں دوسرے کی بلکہ تمام مسائل میں ایک ہی امام کی پیروی واجب ہے یہ بھی جائز نہیں کہ حنفی شافعی ہو جائے اور شافعی حنفی ہو جائے بلکہ آج تک جس امام کا مقلد رہا آئندہ بھی اسی کی تقلید کرے۔

سوال: وہابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ ایک فرقہ ہے جو ۱۲۰۸ھ میں پیدا ہوا۔ اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب میں فتنے پھیلائے۔ عالموں کو قتل کیا صحابہ کرام اور شہیدوں کی قبریں کھدوا ڈالیں۔ صحیح حدیث حضور اقدس ﷺ نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطانی گروہ نکلے گا وہ گروہ بارہ سو (۱۲۰۰ سال) بعد وہابی کی شکل میں ظاہر ہوا عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب التوحید" رکھا اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا

جس کا نام ''تقویت الایمان'' رکھا۔ اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی یہ وہابی لوگ حضور ﷺ کے معراج جسمانی کے قائل نہیں ہیں۔ نیاز فاتحہ سے منع کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی کرامتوں کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔

سوال: حضرت امام مہدی کون ہیں۔ اور آپ کب شریف لائیں گے؟

جواب: حضرت امام مہدی کے متعلق صحیح دن و تاریخ نہیں بتائی گئی ہے۔ چند نشانیاں بتائی گئی ہیں وہ اس طرح ہیں حضرت امام مہدی حضور ﷺ کی اولاد میں سے حسنی سید ہوں گے۔ آپ امام و مجتہد ہوں گے یعنی قرآن و حدیث کے مضمون سے پوری طرح واقف ہوں گے۔ قیامت کے قریب جب ساری دنیا میں کفر پھیل جائے گا اور اسلام صرف حرمین شریفین میں رہ جائے گا۔ اولیاء، ابدال سب وہیں چلے جائیں گے۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ ابدال کعبہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے۔ حضرت امام مہدی بھی وہاں موجود ہوں گے۔ اولیاء انہیں پہچان لیں گے اور ان سے بیعت لینے کی عرض کریں گے وہ انکار کریں گے پھر غیب سے آواز آئیگی ''ھذا خلیفۃ اللہ المھد فاسمعوا لہ واطیعوہ'' یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی آواز سنو اور اس کا حکم مانو۔ تمام لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام سب کو ملک شام لے جائیں گے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب تشریف لائیں گے؟

جواب: جب دجال ساری دنیا گھوم پھر کر ملک شام جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارے پر آسمان سے اتریں گے یہ صبح کا وقت ہوگا۔ فجر کی نماز کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کو امامت کا حکم دیں گے حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے۔ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہو جائے گا۔ جیسے پانی سے نمک گھلتا ہے۔ آپ کی سانس کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے دجال بھاگے گا آپ اس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پیٹھ پر نیزہ

ماریں گے۔ اس سے وہ واصل جہنم ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ یہودی اور عیسائی آپ پر ایمان لائیں گے۔ دوسری دنیا میں اسلام ہوگا۔ شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ آپ نکاح بھی کریں گے اولاد بھی ہوگی۔ چالیس سال تک رہیں گے۔

سوال: اسلام میں دجال کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: دجال خدائی دعویٰ کرے گا۔ اس کی ایک آنکھ ہوگی۔ وہ کالا ہوگا۔ اس کے ماتھے پر کافر لکھا ہوگا۔ جسے ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نہ دکھائی دے گا۔ یہ بہت تیزی کے چلے گا۔ چالیس دنوں میں کعبہ شریف اور مدینہ شریف کے علاوہ ساری دنیا کا دورہ کریگا۔ اس چالیس دنوں میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا۔ اور باقی دن چوبیں چوبیں گھنٹے کے ہوں گے۔ اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا۔ ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہاتھ میں ہوگی جن کا نام جنت ودوزخ رکھے گا۔ اس کی جنت دراصل آگ ہوگی اس کا جہنم آرام کی جگہ ہوگی۔ لوگوں سے کہے گا ہم کو خدا مانو جو اسے خدا کہے گا اسے جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں پھینک دے گا۔ مردے جلائے گا۔ پانی برسائے گا اور بہت سے شعبدے دکھائے گا حقیقت میں یہ سب جادو کے کھیل ہوں گے اس کے ساتھ یہودیوں کی فوج ہوگی۔ جب وہ کعبہ ومدینہ شریف کی طرف جائیگا فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے۔

سوال: یاجوج ماجوج کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ ایک قوم ہے۔ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ زمین پر فساد کرتے تھے بہار کے موسم میں نکلتے تھے ہری چیزیں سب کھا جاتے تھے۔ سوکھی چیزوں کو لے جاتے تھے۔ انسان، جنگلی جانور، سانپ، بچھو تک کو کھا جاتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین نے لوہے کی دیوار کھینچ کر ان کا آنا جانا روک دیا۔ جب دجال کو قتل کر کے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے تب دیوار توڑ کر یاجوج ماجوج نکلے گا

اور زمین میں بڑا فساد مچائیں گے لوٹ مال اور قتل عام کریں گے پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے انہیں ہلاک کر دیگا۔

سوال: دابۃ الارض کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ ایک عجیب شکل کا جانور ہے۔ جو کہ کوہ صفا سے نکلے گا تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت سے کلام کرے گا اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا سے مسلمانوں کے ماتھے پر ایک چمکدار نشان لگائے گا۔ اور انگوٹھی سے کافر کے ماتھے پر ایک نشان لگائے گا۔ اس وقت تمام مسلمان اور کافر الگ کھلے عام پہچانے جائیں گے۔ یہ نشانی کبھی نہیں بدلے گی۔ جو کافر ہوگا ہرگز ایمان نہیں لائے گا اور جو مسلمان ہوگا ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

☆طریقت☆

سوال: شریعت اور طریقت میں کیا فرق ہے؟

جواب: ہر عاقل بالغ مسلمان پر شریعت محمدی لاگو ہوتی ہے۔ یعنی قانون اسلام پر عمل کرنا ہے۔ نماز، روزہ کی پابندی کرنا اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کا نام شریعت ہے۔ ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ یعنی کثرت سے پنجگانہ نماز پڑھے روزے رکھے زکوٰۃ ادا کرے اگر صاحب حیثیت ہے تو حج بھی کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اچھا مقام دیگا۔

طریقت: جب مسلمان خوب روزے اور نماز کا پابند ہو جائے کوئی کام خلاف شرع نہ ہو تو اسے کامل پیر کا مرید ہو جانا چاہیئے۔ اب یہاں سے مسلمان (مرید) کی دوسری منزل شروع ہوتی

ہے۔ پیرومرشد اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے عشق کرنا سکھاتا ہے۔ اب تک جو نمازیں پڑھی گئیں وہ فرض سمجھ کر پڑھی تھیں لیکن اب جو عبادت مرید کریگا اس میں اللہ اور رسول کا عشق ہوگا اس نماز میں بڑا مزہ آئیگا۔ مرید ہونے سے پہلے جنت کی تمنا ہوتی ہے لیکن طریقت کی راہ میں اسے جنت کی تمنا نہیں ہوتی۔ طریقت کی منزل پر مرید کو اپنا علم اپنی عبادت ایک طرف رکھ کر پیر ومرشد کے سامنے جاہل بن کر رہنا ہوتا ہے۔ یہی پیرومرشد کا مقام ادب ہے یہی طریقت ہے۔

سوال: کیا کسی پیر کا مرید ہونے کے بعد شریعت کو چھوڑ کر صرف طریقت پر عمل کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ شریعت پہلا درجہ ہے اور طریقت دوسرا درجہ۔ جب کوئی دوسرے درجے میں آکر الف اور ب بھول جائے گا تو اسے سبق یاد نہیں رہے گا تب وہ ناکام ہوجائے گا۔ جس طرح اللہ اور رسول تک پہنچنے کے لئے ہمیں پیر کا وسیلہ چاہیئے اسی طرح طریقت کی راہ اپنانے کے لئے شریعت کا وسیلہ چاہیئے۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا نام لینے والا گمراہ ہے۔ تمام صاحب طریقت اولیاء اللہ شریعت کے پابند رہے ہیں۔

سوال: جمعہ کے دن کے فضائل کیا ہیں؟

جواب: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اے ایمان والو جب جمعہ کے دن آذان دی جائے تو نماز کی طرف جلدی چلو اور خرید نا بیچنا بند کردو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو'' جمعہ کا دن عبادت اور بندگی کے لئے ہر دن سے افضل ہے زمین پر چلنے والا ہر جانور (سوائے جنات اور انسان کے) جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے کیونکہ قیامت جمعہ کے دن ہوگی اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے زمین پر اتارے گئے۔ جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے آنے والے لوگوں کے نام ترتیب وار لکھتے ہیں جو آدمی پہلے داخل ہوتا ہے اسے اونٹ قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ دوسرے نمبر پر مسجد میں آنے والے کو ایک بھینس کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔ تیسرے نمبر پر آنے پر بکری کی

قربانی کا ثواب ملتا ہے۔ چوتھے نمبر پر آنے والے کو اللہ کی راہ میں مرغی دینے کا ثواب ملتا ہے۔ پانچویں نمبر پر آنے پر انڈہ پیش کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگے گا ملے گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ مقبولیت کی گھڑی دن کی آخری ساعت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو کیونکہ اس روز کی عبادت ثواب دوگنا کر دیا جاتا ہے" حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "جو شخص ہر جمعہ کو مجھ پر اسی (۸۰) بار درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ برس کے گناہ معاف فرمادیگا" اور حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن میرے سامنے لیا جاتا ہے جو زیادہ درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہوگا۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا مستحب ہے اسی طرح ہزار بار تسبیح جن کے کلمات یہ ہیں "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر" یہی کلمات ہمارے شجرۂ طیبہ میں ۳۴ بار ہر نماز کے بعد پڑھنے کو کہا گیا ہے۔ جمعہ کے دن کے بے شمار فضائل ہیں۔ ہم جمعہ کے روز کرنے والے کچھ عملیات لکھ رہے ہیں۔

(۱) جو شخص جمعہ کی پہلی ساعت میں انگوٹھی پر "یَابَاسِطُ" عربی میں نقش کر کے پہنے خوشی زیادہ ہو اور جو اس کو دیکھے گا محبت کرے گا۔

(۲) جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر تین سو تیرہ (۳۱۳) بار آیت الکرسی پڑھے تو ایسی خیر و برکت ہو جو خیال میں نہ آئے۔

(۳) جو شخص دشمنوں کے ظلم برداشت نہ کر سکے تو اسم "یَامُنْتَقِمُ" متواتر تین جمعہ کی رات کو پڑھے انشاء اللہ تین رات ختم نہ ہو پائیگی اس کے دشمن اس سے راضی ہو جائیں گے۔

(۴) جو کوئی بعد نماز جمعہ سو بار "یَاغَفَّارُ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ" پڑھے گا وہ مغفوروں اور مقبولوں

کے زمرے میں داخل ہو جائے گا۔

(۵) جو کوئی جمعہ کی فرض اور سنت کے درمیان سو مرتبہ ''اَلْبَصِیْرُ'' پڑھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مخصوص ہیں۔

(۶) جو کوئی جمعہ کی رات کو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھے گا اس کے بعد ہزار مرتبہ ''اَلنُّوْرُ'' پڑھے گا انشاء اللہ اس کے دل میں اسرار الٰہی ظاہر ہو جائے گا۔

(۷) **مصیبت کے وقت کی دعا**: اگر کسی شخص کو کوئی مصیبت پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ جمعہ کی رات سورج ڈوبنے پر غسل کر کے خاموش بیٹھے کسی سے بات نہ کرے اور یہاں ہی عشاء کی نماز پڑھے اور وتر کے آخری سجدہ میں یہ الفاظ سو بار پڑھے ''یَا اَللّٰہُ یَا رَبُّ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِكَ اَسْتَغِیْثُ یَا اَللّٰہُ'' اور اپنی حاجت کی دعا کرے انشاء اللہ پوری ہوگی۔

(۸) دشمن ذلیل ہوگا: جو شخص تین دن جس کا آخری دن جمعہ ہو روزہ رکھے۔ افطار کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بعد میں دو رکعت نفل پڑھے اور فاتحہ کے بعد سو بار ''یَا مُذِلُّ'' ور سجدہ میں بھی پڑھ کر سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ ''یَا مُذِلُّ'' پڑھے اور کہے کہ یَا مُذِلُّ فلاں آدمی کو میرے سامنے ذلیل کر دو تو بے شک وہ شخص ذلیل ہوگا۔

سوال: توکل کسے کہتے ہیں؟

جواب: توکل کے معنی ہیں ''اللہ پر بھروسہ کرنا'' توکل کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وَمَنْ یَّتَوَکَّلُ اللّٰہُ فَھُوَحَسْبُہٗ'' مطلب یہ ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اللہ اس کے لئے کافی ہے ایک دوسری آیت میں ہے ''وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ'' مطلب یہ ہے کہ اگر تم ایمان لائے ہو تو اللہ پر ہی توکل (بھروسہ) کرو۔

مرید کے لئے حکم ہے کہ اپنے پیر سے نسبت مضبوط رکھے اور پیر پر ہی توکل (بھروسہ) کرے مصیبت میں پیر کو یاد کرے کیونکہ پیر پر بھروسہ رسول پر بھروسہ ہے اور رسول پر بھروسہ اللہ پر بھروسہ ہے۔

بعض صوفیاء کرام کا قول ہے کہ ایک ہی زندگی پر اکتفا کرنا اور کل غم دور کردینے کا نام توکل ہے۔
حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توکل کے تین درجے بتائے ہیں پہلے کا نام توکل دوسرے کا نام تسلیم اور تیسرے درجے کا نام تفویض ہے۔ پہلے درجے پر عمل کرنے والے کو متوکل کہتے ہیں۔ متوکل وہ ہے جو اپنے رب کے وعدے سے مطمئن ہو کر سکون حاصل کرلیتا ہے۔ اور دوسرا درجہ یعنی صاحب تسلیم وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنے لئے کافی سمجھتا ہے۔ تیسرا درجہ یعنی صاحب تفویض وہ ہے جو ہر حال میں اللہ کے حکم پر خوش ہوتا ہے۔ توکل عام مومنین کے لئے ہے۔ تسلیم اولیاء اللہ کی صفت ہے۔ اور تفویض خاص الخاص کے لئے ہے۔

سوال: کیا اچھے عمل کر کے روزے نماز کے پابند ہو کر ہم جنت کے حقدار ہو جائیں گے۔

جواب: عمل کرنے کے بعد یہ خیال پیدا کرلینا کہ ''ہم جنت کے مستحق بن گئے'' غرور اور تکبر ہے اور تمام اعمال برباد کرلینا ہے۔ اور اسی طرح امید باندھ لینا کہ خدا کے فضل وکرم سے ہم ضرور نجات پائیں گے جہالت ہے۔ اور قدرت کے قانون کے خلاف امید باندھنا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے'' جو شخص یہ گمان پیدا کرتا ہے بغیر محنت ومشقت کے جنت میں پہنچ جائے گا تو وہ صرف تمنا کرنے والا ہے اور خیالی دنیا میں بسنے والا ہے اور جو شخص محنت ومشقت کر کے اس خیال میں ہے کہ وہ جنت کا حقدار بن گیا تو وہ بے فائدہ رنج ومشقت برداشت کرنے والا ہے۔

اس لئے اچھے اعمال کرنا ضروری ہے لیکن اسے ذریعہ نجات نہ بنائے بلکہ عشق رسول اور پیرومرشد کی غلامی کو نجات کا ذریعہ سمجھے۔

سوال: جبکہ اللہ تعالیٰ بہت رحیم وکریم ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے رحم وکرم سے بے نمازی اور بے عمل، جواری، شرابی یعنی سود خور اور گناہ گار بندے کو نہیں بخشے گا۔
کیا بندے کا گناہ اللہ کی رحمت سے زیادہ ہے؟

جواب: سوال اچھا ہے بے شک بندے کے گناہوں کی گنتی ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کا کوئی شمار نہیں لیکن میرے بھائیو علم منطق کا سہارا لیکر اپنے اپنے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی توبہ نہ کرنا اور اللہ کی رحمت سے امید لگانا بھی منع ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر عمل کے جنت طلب کرنا بھی گناہوں میں ایک گناہ ہے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ" دوزخ سے نجات چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ شب برات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت خوب کرے اللہ تعالیٰ اس رات میں اپنے بندوں پر رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے۔ مگر مشرک، جادوگر، نجومی، بخیل، شرابی، کینہ ور، سود خور اور زانی کو نہیں بخشتا جب تک سچی توبہ نہ کر لے۔

ہمارے آقا رسول مقبول ﷺ کا کتنا بہترین ارشاد ہے عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع اور فرمابردار بنائے اور آخرت کے لئے کچھ کام کرے اور بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی تابعداری کرے اور اس کے باوجود اللہ سے طرح طرح کی امیدیں باندھے۔

سوال: لیکن آج کل کے کچھ پیر حضرات نماز کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتے نہ خود پڑھتے ہیں اور نہ مریدوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں جبکہ تین نماز جمعہ چھوڑنے والوں پر کفر کا فتویٰ لاگو ہوتا ہے؟

جواب: یہ سوال آپ ان حضرات سے معلوم کیجئے تو بہتر ہے پھر بھی ہم اپنی معلومات کے مطابق بتارہے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں "تصوف اور پیران سلسلہ کی یہ تعلیم رہی ہے کہ نماز کو اپنا ذریعہ نجات نہ سمجھیں کیونکہ ایسا سمجھنا تکبر میں شامل ہے اس لئے بزرگان سلسلہ رسول خدا کی محبت اور پیر و مرشد کی غلامی کو ذریعہ نجات بتایا ہے اس کے باوجود پیران سلاسل کثرت سے نماز پڑھتے تھے کیونکہ اللہ اور رسول ﷺ کا یہی حکم ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو نماز خلوص سے نہ پڑھی گئی وہ قیامت کے دن تمہارے منھ پر ماردی جائے گی۔

اب ہم ہزاروں برس پہلے کا شیطانی جملہ یاد دلاتے ہیں شیطان نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا ''تیری عزت اور جلال کی قسم میں ہمیشہ بنی آدم کو بہکاتا رہوں گا'' بس وہ موجودہ دور کے مریدوں کے دماغوں میں گھس گیا اور تصوف کی تعلیم کی غلط تشہیر جو اس طرح ہے ''نماز کو بخشش کا ذریعہ سمجھنے سے منع کیا ہے تو نماز کیوں پڑھی جائے اور نماز پڑھنے سے تکبر ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی نماز قیامت کے روز بندے کے منہ پر مارے گا'' بس نا سمجھ مرید اس قسم کے شیطانی حملے میں پھنس جاتے ہیں پھر وہ ذکر اور محفل سماع کو ہی نماز کہتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ نماز فرض بھی ہے اور سنت بھی ہمارے سلسلے میں محفل سماع بہترین عبادت ہے اور یہ چشتیہ سلسلے کی دین ہے جبکہ چشتیہ سلسلے کے بزرگان دین سختی سے نماز کے پابند رہے ہیں بعد نماز کے آپ سماع میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ لوگ جو خود کو قادری چشتی لکھتے ہیں اور نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہیں تو کیا غوث اعظم نے نماز نہیں پڑھی؟ کیا خواجہ غریب نواز نے نماز نہیں پڑھی؟ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ بزرگان دین فرض نمازوں کے علاوہ رات رات بھر نفل نمازوں میں مشغول رہے ہیں۔ اس کے علاوہ چشتی ابوالعلائی، جہانگیری بزرگ محفل سماع میں بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔

سوال: کیا نماز پڑھنا ضروری ہے۔ کیا بغیر نماز پڑھے ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور محفل سماع منعقد کریں تو کیا کوئی حرج ہے؟

جواب: نماز پڑھنا فرض ہے نماز کسی بھی حال میں معاف نہیں۔ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اگر کوئی نماز چھوڑ کر صرف اللہ کا ذکر کرے اور محفل سماع منعقد کرے تو وہ بے وقوفی ہے اور نا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بار بار نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ نماز کے پانچ وقت مقرر ہے اور نفلی عبادت کبھی بھی کی جاسکتی ہے ہمارے آقا علیہ ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک بتایا ہے ذرا سوچئے حضرت امام حسین علیہ السلام نے دشمنوں کے گھیرے میں بھی نماز نہیں چھوڑی جبکہ شریعت اور طریقت آپ کے گھر کی ہے۔ اس لئے صوفی حضرات پر بھی نماز فرض ہے۔ جبکہ دنیا والوں سے زیادہ صوفی حضرات کو نماز پڑھنا چاہئے۔ اور اب نماز پڑھ کر ذکر اور محفل سماع کریں

تو اور بھی لطف آئے گا۔ طریقت کی تعلیم اور بزرگان دین نے یہ سبق دیا ہے کہ نماز پڑھے لیکن نماز کو بخشش کا ذریعہ نہ سمجھے یہ تکبر کی نشانی ہے رسول کی محبت اور پیر کی غلامی کو ہی بخشش کا ذریعہ سمجھے۔

سوال: تصوف اور بزرگان دین کی یہ تعلیم رہی ہے کہ ''نماز کو اپنا بخشش کا ذریعہ نہ سمجھیں'' اس کے باوجود بزرگان دین کثرت سے نماز کے پابند کیوں تھے؟

جواب: کیونکہ نماز پڑھنا اللہ کا حکم ہے اور رسول کا بھی اس لئے نماز پڑھنا فرض بھی ہے اور سنت بھی اور نماز پڑھنا پیر و مرشد کی تقلید بھی ہے۔ اس لئے بزرگان دین نماز کے پابند رہے ہیں۔ اب رہا سوال کہ ''نماز کو بخشش کا ذریعہ نہ سمجھنے کا'' کیونکہ بعض لوگ کثرت سے نماز پڑھتے ہیں اور بے نمازی کو حقارت سے دیکھتے ہیں ان میں اپنے نمازی ہونے کا غرور آ جاتا ہے جبکہ غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تعلیم طریقت میں یہ بھی ہے کہ ''خود کو دوسروں سے کمتر سمجھیں'' اس لئے اولیاء اللہ نے نماز کو بخشش کا ذریعہ نہ سمجھے کو کہا ہے۔ مرید کی بخشش عشق رسول ﷺ اور پیر و مرشد کی غلامی سے ہوگی۔ ہم ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتے ہیں اگر کوئی مالک اپنے غلام سے کہے کہ روز صبح گھر میں جھاڑو لگا دیا کرو۔ غلام کے جھاڑو مارنے کے عمل سے مالک بہت خوش ہوتا ہے اور غلام کو عمدہ کھانا اور کپڑا دیا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ جھاڑو نے غلام کو کھانا کھلایا۔ بلکہ غلام کو کھانا مالک دیتا ہے غلام کا کام ہے حکم ماننا بس جھاڑو دیئے جائیں۔ بس اسی طرح ہمارے مالک کا بھی حکم ہے بس نماز پڑھی جائیں۔ بخشنا مالک کا کام ہے نماز کا نہیں بس حکم ہے ہم نماز پڑھتے ہیں۔

سوال: ریاء (ظاہر داری) کی عبادت اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے؟

جواب: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیمیائے سعادت میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ظاہر داری کرنا گناہ کبیرہ ہے اور شرک کے قریب ہے۔ پارسا لوگوں کے دل پر کوئی بیماری اس سے زیادہ نہیں ہے۔ جب عبادت کریں تو چاہیں کہ لوگ اس سے واقف ہوں اور اس کی پارسائی کا اعتقاد کریں اور جب عبادت دنیا والوں کے دکھانے کے لئے کی جائے تو وہ

عبادت خدا کی عبادت نہ ہوگی بلکہ دنیا کی پوجا کہلائے گی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ ظاہری عبادت کرنے والوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ یوں فرمائے گا اور ریاء کار، اومکار، تیرا عمل ضائع ہوگیا اور اجر باطل ہوگیا اور اس شخص سے اجر مانگ جس کے واسطے تو نے عمل کیا تھا۔

سوال: کیا بے نمازی ولی ہوسکتا ہے؟

جواب: بے نمازی ہرگز ولی نہیں ہوسکتا۔ اسلام میں داخل ہونے والے شخص پر نماز فرض ہوجاتی ہے۔ ہم نے اپنے پیرو مرشد سے سنا ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی اگر آسمان میں اڑتا ہے تو اسے ولی نہیں سمجھنا۔

سوال: دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

جواب: دعا قبول نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ بارگاہ اللہ میں خلوص دل سے دعا نہیں کرتے۔ طالب دعا کو چاہیئے کہ پہلے اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوں ہمیشہ کے لئے توبہ کریں۔ رب العالمین کی بارگاہ میں اس طرح جھک جائیں کہ دینا کا خیال نہ رہے اپنے گناہوں کا خیال کرتے ہوئے دل سے روئے اپنے آنسوؤں سے زمین یا مصلے کو گیلا کردیں۔ عبادت کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جائے کہ جو دعا مانگنے آیا تھا وہ دعا بھی بھول جائے۔ یقین جانئے کہ وہ سارے جہاں کا مالک ہے اللہ بے حد رحیم اور کریم ہے۔ اس کے دروازے سے بندہ ہرگز محروم نہیں لوٹے گا۔ ہاں اگر دعا مانگتے وقت تم رو رہے ہو اور ایسے میں کوئی آجائے اور تم شرم سے آنسو پوچھ کر کھڑے ہو جاؤ تو یہ تکبر ہے گھمنڈ کی نشانی ہے اللہ کی بارگاہ میں بہت بڑی گستاخی ہے۔ ہم تو بھکاری ہیں مالک سے مانگنے میں شرم کیسی۔

سوال: دعا کس وقت قبول ہوتی ہے۔ اور وہ کون سی ساعت ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بہت پسند ہے کہ اس کا بندہ رات میں بیوی کو چھوڑ کر بستر سے اُٹھے اور نماز میں مشغول ہوجائے اور ملائکہ ایسے بندے کے ساتھ فخر کرتے

ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہے جس کو بندہ پالے اور اس میں دین و دنیا کی بہتری خدائے تعالیٰ سے طلب کرے تو حاصل ہو اور وہ ساعت ہر شب (رات) میں ہے۔

سوال: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ "اللہ کے نام شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان ہے اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے" جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل آسمان بے حد خوش ہوئے۔ عرش اعظم ہلنے لگا اور لاتعداد فرشتے جس کی گنتی صرف اللہ کو ہی معلوم ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ نازل ہوئے۔ ملائکہ کا ایمان ہے تمام آسمان ہلنے لگے۔ اس کی عظمت کے آگے شیاطین ذلیل ہوئے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت آدم کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی۔ آپ کی پیدائش سے پانچ سو برس پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے حضرت ابراھیم علیہ السلام پر آگ گلزار ہوگئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء پر سریانی زبان میں لکھی ہوئی تھی کیونکہ اگر بسم اللہ لکھی نہ ہوتی تو دریائے نیل عصاء مارنے سے پھٹ نہ جاتا۔ بسم اللہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر لکھی ہوئی تھی انہوں نے پیدا ہوتے ہیں کلام کیا مردے پر پڑھتے تو زندہ ہو جاتا۔ اور بسم اللہ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں لکھی ہوئی تھی اور بسم اللہ کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ قرآن میں ہر سورۃ پر لکھی ہوئی ہے۔

اس کے بے شمار فائدے ہیں جو شخص اس کے عدد حروف کے مطابق اس کو ۷۸۶ مرتبہ پڑھتے روز برابر پڑھے تو اس کے دل کی مراد پوری ہوگی اور جو شخص رات کو سوتے وقت ۲۱ بار پڑھے تو اس رات شیطان سے محفوظ رہے۔ جب کسی ظالم کے سامنے ۵۰ مرتبہ بسم اللہ پڑھی جائے تو ظالم کے دل میں اس کی ہیبت پیدا ہو جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص چالیس دن تک ہر نماز کے بعد ایک ہزار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو

فرشتے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ اور اس سے گفتگو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جس چیز پر مومن بندہ بسم اللہ کہے گا اس میں برکت اور تکمیل ہوگی۔ حضرت اکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب چیزوں سے پہلے اللہ تھا اور کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے نور پیدا کیا اور نور کے بعد لوح وقلم کو پیدا کیا اور پھر قلم کو حکم دیا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب لوح محفوظ پر لکھو۔ قلم نے جو کچھ پہلے لوح محفوظ پر لکھا وہ بسم اللہ تھی اس لئے اسے اللہ نے امن والی قرار دیا۔ فرشتے اور اہل آسمان اس کو پڑھتے ہیں۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی اس وقت انہوں نے فرمایا تھا اب میری اولاد عذاب سے محفوظ رہے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے سچے دل سے بسم اللہ کہی اس کے واسطے پہاڑ مغفرت مانگتے ہیں۔ اور ان کی مغفرت مانگنے کو لوگ نہیں سنتے۔ بسم اللہ میں تین اسم ایسے ہیں ان کو میزان کے پلڑے میں رکھا جائے اور کل آسمان اور زمین ایک پلڑے میں رکھا جائے تو بسم اللہ کا پلڑا بھاری ہو۔

ایک بزرگ دوسرے شیخ سے ملنے گئے انہوں نے دیکھا کہ قوس وقزح (دھنک) نکلی ہوئی ہے اور شیخ گھر سے باہر آئے شیخ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر اپنے پیر کو قوس وقزح پر رکھ دیا اور چڑھ گئے۔ یہ بزرگ جو زیارت کو گئے تھے ان کا نام ملیحی تھا انہوں نے ایک چیخ ماری پھر شیخ کا دامن مضبوط پکڑا اور یہ شیخ عبداللہ رحراحی تھے۔ بسم اللہ کے بہت فضائل ہیں۔

اگر طلوع آفتاب کے وقت سورج کے سامنے ہو کر تین سو مرتبہ بسم اللہ اور اسی قدر درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو بے گمان رزق دے۔ ۷۸۶ ربسم اللہ لکھ پڑھ کر اگر کسی کمزور دماغ کے بچے کو پلایا جائے وہ ذہین ہو جائے اور وہ جو بات سنے یاد رہے۔ اگر بارش کی نیت سے ۶۱ ر مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ بارش نازل ہو۔

مرید کو چاہیئے کہ شجرہ طیبہ کو بھول کر اپنے پیر ومرشد کے بتائے ہوئے طریقوں کو چھوڑ کر کوئی عمل نہ کرے۔

سوال: کلمہ طیبہ کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص باطہارت کلمہ طیبہ پڑھ کر سوئے اس کی روح عرش کے نیچے رات گذارتی ہے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق غذا حاصل کرتی ہے اور اسی طرح جو شخص چاند دیکھنے کے وقت کلمہ طیبہ پڑھے وہ تمام بیماریوں سے محفوظ رہے۔ اور جو شخص شہر میں داخل ہوتے وقت کلمہ طیبہ پڑھے تو غیر کے حالات اسے معلوم ہوں تو کشف اسے نصیب ہو۔ کلمہ طیبہ تمام کلمات میں افضل ترین ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ یہی صحیح دروازہ ہے جو مشتاقوں کے سوا کسی کے لئے نہیں کھولا جاتا اور کسی کے دیکھنے کی نگاہ اور سمجھ اس تک رسائی نہیں ہے ہر راز ظاہر کرنا جائز نہیں۔

اس لئے ہمارے سلسلے میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب لگائی جاتی ہے۔ بس مرید کو چاہیئے کہ اپنے پیر و مرشد کے کہنے پر عمل کرے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بعض علم خزانے کی طرح ہیں جن کو اللہ کے خاص بندے جانتے ہیں اس لئے بعض عارفوں نے نا اہل کو اللہ کا راز ظاہر کرنے کے لئے سختی سے منع کیا ہے کلمہ طیبہ یہ ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)

سوال: اسم اللہ کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: اسم اللہ اسم اعظم ہے ہمارے سلسلے کا خاص وظیفہ ہے۔ جو فقط ذات باری کا نام ہے۔ اس کے معنی سردار کے ہیں۔ جو کوئی اللہ کا ذکر کرے تو کوئی شخص اس کی بزرگی کی وجہ سے اس کو دیکھ نہ سکے گا۔ ایک ادنٰی سی تاثیر اس کی یہ ہے اگر ہر روز پانچ ہزار مرتبہ نماز روزے کے پابند ہو کر حلال کھانا کھا کر باوضو ہو کر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھے اللہ اللہ کہے تھوڑے سے عرصے میں صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔ ہر ایک عبادت میں بے حد مزہ اُٹھائے گا۔ اکثر راتوں میں حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہو۔ فرشتوں کو آتے جاتے اڑتے ہوئے اکثر خواب میں دیکھے گا۔ اگر سخت سردی میں اس اسم اعظم کا ذکر کرے سردی کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ اللہ ایک اسم ذات ہے اور یہی اسم اعظم ہے۔ اس کا ایک ایک حروف کامل ہے اور اس کا ایک ایک حروف ذات الٰہی پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً اگر حروف اللہ میں سے

الف الگ کر دیا جائے تو باقی للہ رہے گا۔ یہ بھی اللہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پھر اگر پہلا ''ل'' الگ کر دیا جائے تو لـــہ رہ جائے گا یہ بھی اللہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پھر دوسرا ''ل'' بھی الگ کر دیا جائے تو ہ رہ جائے گا یہ بھی اللہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ عاشقان الٰہی کا یہی وظیفہ رہا ہے دو جہاں کی مرادیں پوری کرنے والا یہی نام پاک ہے۔ اس کی خاصیت اور تاثیر بے شمار ہیں۔ چودہ طبق کے ملائک بھی اسے نہیں لکھ سکتے جو کوئی رہنے کے مکان کے سامنے تین تین جگہ ''یا اللہ'' لکھے گا جب تک وہ نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا کبھی اس مکان میں دب کر نہیں مریگا۔ اور کوئی مسلمان اسم اللہ کو عربی زبان میں نہایت خوش خط جلی قلم سے لکھ کر اپنے سامنے رکھے اور دن رات میں کم سے کم تین بار نہایت ادب سے باوضو ہو کر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور محبت کی نگاہ اسم مبارک پر ڈالے تو انشاء اللہ گھبراہٹ دھڑکن اور دل کے کسی مرض کی شکایت نہ ہوگی۔ کوئی شخص ناحق جھگڑے میں پھنس جائے کسی جھگڑالو آدمی سے سامنا پڑ جائے تو پیشی کے وقت سترہ مرتبہ اللہ اللہ کہے انشاء اللہ تعالیٰ مقدمہ اس کے حق میں ہوگا۔ اسم اللہ کے بے شما فضائل ہیں۔ اسم مقدس اللہ کے ۶۶ ر ہیں اس میں چار حروف ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین پر ایک بھی اللہ کہنے والا نہیں رہے گا۔ اسم اللہ تعالیٰ کے پورے خواص سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اللہ اپنے علم سے جس قدر چاہتا ہے انبیاء اور اولیاء کو عطا کرتا ہے۔ جس کی نشانی عالم غیب میں رکھی ہے۔ اور جن کو مخلوق میں کوئی نہیں جانتا۔ اسم اللہ کی کیفیت حاصل ہو جانے والے سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اس علم کی عزت دینا چاہتا ہے تو وہ پہلے پیر و مرشد کے ذریعہ اسے علم لدنی کی تعلیم دیتا ہے۔ جس سے وہ ولایت کے مقام پر پہنچتا ہے۔ اسم اعظم کا کمال یہ ہے کہ جاننے والوں کے لئے زمین سمٹ جاتی ہے اور وہ خود ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ اور دیگر کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ علم کتابوں میں نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کی دین ہے۔ بس مرید پیر و مرشد کے وسیلے سے اللہ کا راز سمجھ سکتا ہے۔

سوال: استغفار کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اللہ سے توبہ کرو اور میں بھی اس سے ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان سے زمین تک بھر جائے پھر اللہ سے استغفار کرو تو وہ تم کو بخش دے گا۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ تیر عزت اور جلالت کی قسم میں ہمیشہ بنی آدم کو بہکا تا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جلالت کی قسم جب وہ مجھ سے استغفار کریں گے تو میں ان کو بخش دونگا۔

سوال: درویش کسے کہتے ہیں؟

جواب: سالک کو جب غیب کا حال معلوم ہو جائے تو اسے درویشی اور ولایت کا درجہ نصیب ہوتا ہے۔ بغیر عالم غیب کے کرامت کا ظہور ہو سکتا ہے۔ لیکن ولی نہیں ہو سکتا۔ طریقت میں بیس برس سے پہلے فقیری اور درویشی کی بات ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ ہاں پیر ہو سکتا ہے۔

سوال: تعلیم فنا کیا ہے؟

جواب: تعلیم فنا ہی پیری مریدی کا ایک راز ہے جس نے تعلیم فنا کو سمجھا اور اس پر عمل کیا وہ ولایت کے درجے پر پہنچے اور بعض وقت کے قطب وابدال بنے۔ تعلیم فنا کے متعلق سیرت فخر العارفین میں لکھا ہے کہ طریقت میں تین ہی فنائیں مکمل ہیں "(۱) فنافی الشیخ (۲) فنافی الرسول (۳) فنافی اللہ" پہلے مرید پیر و مرشد کی ذات میں گم ہو جائے۔ ان کے عشق میں فنا ہو جائے تب "فنافی الرسول" کے درجے پر پہنچے گا۔ جب بندہ رسول کی ذات میں گم ہو جائے تو "فنافی اللہ" کے درجے پر پہنچ جائے گا۔ بس مرید کو چاہیئے کہ اپنے پیر و مرشد سے بے لوث عشق کرے ہر حکم کی تعمیل کرے اس کے بعد خود بخود دوسرے اور تیسرے درجے کھلے ملیں گے۔

سیرت فخر العارفین کے حصہ دوسرے میں فنا کے سات درجے بتلائے ہیں (۱) جمادی (۲) نباتی (۳) حیوانی (۴) انسانی (۵) ملکوتی (۶) جبروتی (۷) لاہوتی۔ پہلے چار درجے کی فنا کو فنائے ناسوتی کہتے ہیں۔ ہندو، سکھ، عیسائی اور بدھ اور دوسرے مذاہب کے گرو فنائے ناسوتی تک پہنچ سکتے ہیں اور باقی فنائیں ملکوتی، جبروتی، لاہوتی صرف مسلمان کو ہی حاصل ہو سکتی

ہیں۔ دوسروں کو نہیں۔

سوال: ''صوفی'' کسے کہتے ہیں؟

جواب: بعض عارفوں نے کہا ہے کہ آدمی صوفی جب ہوگا جبکہ اس کے باطن کے معاملات اور عادات کو اگر ایک طبق میں رکھ کر بازار میں لے جائیں تو اس کے ان میں سے کسی چیز کے ظاہر ہونے سے مخلوق کے روبرو شرمندگی نہ ہو۔

سوال: مرید ہونے کے لئے کیسے پیر کی تلاش کرنا چاہیئے؟

جواب: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو ایسے پیر و مرشد کی ضرورت ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت کے قابل ہو۔ آگے حجت الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں پیر و مرشد بنانے سے پہلے پیر میں یہ علامت دیکھ لے (۱) اس کے دل میں مال و جائیداد کی بالکل محبت نہ ہو (۲) خود بھی کسی ایسے صاحب بصیرت کا تابعدار ہو جس کا سلسلہ صاحب دلوں کے واسطہ در واسطہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو۔ (۳) ہر قسم کی مجاہدہ نفسی اور ریاضتوں کی منزلیں طے کر چکا ہو۔ مثلاً کم کھاتا ہو، کم سوتا ہو، کم بولتا ہو، نماز کثرت سے پڑھتا ہو، روزے بہت زیادہ رکھتا ہو، کثرت سے صدقہ و خیرات کرتا ہو، صبر، شکر، توکل، یقین، سخاوت، امانت، علم، تواضع، صدق، دانائی، وقار، حیاء، سکون وغیرہ اخلاق حمیدہ اس میں آگئے ہوں اور انوار نبوت سے ان کا دل منور ہو۔ حرص، بخل، ریاء، اخلاق بد سے اس کا دل پاک ہو، صراط مستقیم سے دور لے جانے والے ہر علم سے بے نیاز ہو کر علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی ہو، شریعت کا سختی سے پابند ہو۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو۔

سوال: کیا مرید ہونے کے لئے پیر کی کرامت دیکھنا ضروری ہے؟

جواب: پیر کی کرامت دیکھنا ضروری نہیں۔ بہت سے صاحب ہستی پیر خود کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ اور بعض اولیاء اللہ مصلحتاً کرامت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن آج کے اس پندرہویں صدی کے دور میں لوگوں نے پیری مریدی کو مذاق بنا رکھا ہے۔ بہت سے نقلی پیر پیدا ہو گئے ہیں جن کا کوئی شجرہ

نہیں ہے۔ نہ ہی روزے نماز کے پابند ہیں۔ یہاں اگر کوئی آدمی کسی پیر کی کرامت دیکھ کر مرید ہونا چاہتا ہے تو اس پیر میں یہ ضرور دیکھ لے کہ (۱) نماز روزے کے پابند ہے یا نہیں (۲) رسول کی محبت کا جنون ہے یا نہیں (۳) احکام شرع کا پابند ہے یا نہیں (۴) دنیا سے نفرت اور دین سے محبت کرتا ہے یا نہیں (۵) جسے دیکھ کر خدا یاد آ جائے (۶) اس کا شجرہ حضور تک ملتا ہے یا نہیں۔ یہی اس پیر کی سب سے بڑی کرامت ہے۔

سوال: مرید کسے کہتے ہیں؟

جواب: دینی شاگرد کو مرید کہتے ہیں۔ مرید کے لفظی معنی ہیں ارادت کرنے والا یعنی دل سے توبہ کی اور پیر کو اپنا رہبر بنانے کا ارادہ کیا۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کا طالب۔ اللہ کے سوا دنیا کی ہر چیز قبول کرنے نفرت کرے۔ وہ اپنے رب کی سنتا ہو اور کتاب وسنت کے احکام پر عمل کرے۔ وہ مرید ہے۔

سوال: پیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیر رہبر ہوتا ہے جو راستہ دکھانے والا یعنی اللہ کا راستہ دکھانے والا۔ قرآن میں پہلے پیر کی سورہ فاتحہ کی یہ آیت پڑھئے۔ (اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ) ''یعنی ہم کو سیدھا راستہ چلا'' بس پیر ایک ذریعہ ہے سیدھا راستہ چلانے والا۔ سیدھا راستہ صرف اللہ کی طرف جاتا ہے۔

سوال: پیری مریدی کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیری مریدی کو سمجھنے کے لئے ہمیں اسلامی تاریخ دوہرانی ہوگی۔ جو مندرجہ ذیل ہیں ذرا سمجھ کر پڑھئے۔

ابو شیخ محدثین وغیرہ نے رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ستر ہزار برس تک حضرت آدم علیہ السلام کا قالب غبار رہا جب وہ تیار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں روح پھونک دی۔ آخر جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کو فرشتے شاہانہ لباس پہنا کر جنت میں تخت پر بیٹھا کر لے گئے۔ جب آپ

وہاں آئے تو وہاں خوش ٹھنڈی ہوا اور دلکش لطیف میوے اور میٹھا شربت تیار پایا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ حکیم ترمذی نے روایت کی ہے کہ جس تخت پر بیٹھایا گیا تھا وہ سونے کا یا سرخ یاقوت کا تھا۔ اور اس کے نوسو پائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس تخت کو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ؛ حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اپنے کاندھوں پر اٹھایا تھا اور حکم دیا تھا کہ تمام آسمانوں میں پھراؤ اور تمام عجائبات دکھاؤ۔ اس لئے اولادِ آدم کے جنازے کو چار آدمی اٹھاتے ہیں حضرت آدم کے داڑھی نہیں نکلی تھی۔ ان کے بعد اِن کی اولاد کو داڑھی نکلنا شروع ہوئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو علم ملائکہ سے زیادہ عطا فرمایا تا کہ خلافت حضرت آدم کی ملائکہ بھی قبول کریں اور جانیں کہ حقیقت میں یہ خلافت کے لائق ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلا نے اپنے انتقال کے وقت حضرت شیث علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ آپ کے بعد حضرت ادریس علیہ السلام، پھر حضرت نوح علیہ السلام، پھر حضرت ہود علیہ السلام، پھر حضرت صالح علیہ السلام، پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام، پھر حضرت یعقوب علیہ السلام، پھر حضرت یوسف علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت داؤد علیہ السلام، پھر حضرت سلیمان علیہ السلام، پھر حضرت یونس علیہ السلام، پھر حضرت یحیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر میں ہمارے نبی رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے۔ آپ کا مرتبہ تمام نبیوں سے افضل ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ایک مرتبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ ابوبکر ہوتے۔ اس لئے حضور ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کے اتفاق سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چن لیا گیا۔ آپ کے وصال کے بعد صحابہ کے اتفاق رائے سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۂ دین مقرر کیا گیا۔ آپ کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چن لیا گیا۔ آپ کی شہادت کے بعد صحابہ کے اتفاق رائے سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوتھا خلیفہ چن لیا گیا۔

اس طرح حضور ﷺ کے بعد یہ خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت علی کے بعد امام

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کا بوجھ سنبھالا آپ کے بعد حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر آپ کے بعد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر آپ کے بعد امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اس طرح یہ خلافت سلسلہ بہ سلسلہ پیران پیر عبد القادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ حضرت نجم الدین شاہ قلندر تک خلافت پہنچی۔ اور دوسری شاخ حضرت جنید بغدادی سے ہوتے ہوئے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی ہے۔ حضرت نجم الدین شاہ قلندر کے بعد خلافت سلسلہ بہ سلسلہ حضرت فخر العارفین مولانا عبدالحی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ تک پہچی۔ پھر سلسلہ بہ سلسلہ خواجہ صوفی محمد حسن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ تک پہنچی۔ اس طرح یہ پیری مریدی کا سلسلہ قائم ہوا۔ ایک پیر کے کئی مرید ہوتے ہیں لیکن جس مرید کو خلافت کے لائق سمجھتے ہیں اسے خلافت دی جاتی ہے۔ اور جس کے نصیب میں ہوتا ہے پیر کا دامن پکڑتا ہے اور مرید ہوتا ہے۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ اسی کا نام پیری مریدی ہے۔

سوال: مرید ہوتے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: حضرت خواجہ گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرید ہونے کا یہ فائدہ ہے پیر قیامت کے دن مرید کی دستگیری فرما کر دوزخ سے نجات دلائے گا۔ پھر فرمایا ہمارے پیر و مرشد کے ایک آزاد طبیعت مرید کا انتقال ہو گیا عذاب کے فرشتے آئے اور اس مرید کے سر پر ترکی ٹوپی دیکھ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے اور دریافت کیا یہ ٹوپی کس کی ہے؟ مرید نے جواب دیا یہ ٹوپی حضرت خواجہ نصیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ فرشتے واپس چلے گئے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کیا اس شخص کے سر پر خواجہ نصیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ٹوپی ہے ہم اس پر کیسے دست درازی کریں (روح تصوف)

سوال: پیر کا ادب کس طرح کرنا چاہیئے؟

جواب: سیرت فخر العارفین میں لکھا ہے کہ مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ (مرید) کی خدمت میں باوضو رہے اور پیر جو کچھ فرمائے اسے دھیان سے سنیں اگر پیر کوئی پہننے کی چیز مرید کو دے جیسے

پانی، شربت یا چائے تو اسی وقت پیر کے سامنے کھڑے ہو کر پیئے۔

چار چیزیں کھڑے ہو کر پینا چاہیئے (۱) آب زم زم (۲) سبیل کا پانی (۳) وضو کا بچا ہوا پانی (۴) پیر و مرشد کی دی ہوئی پینے کی چیز۔ حجر اسود کعبہ شریف اور پیر و مرشد کے جسم کا یک ہاتھ سے نہ چھوئے سب کو دونوں ہاتھوں سے چھونا چاہیئے۔ کعبہ شریف اور پیر کی طرف پیٹھ نہ کریں۔ بے وضو نہ قرآن چھوئے اور نہ پیر و مرشد کے جسم کو۔ پیر و مرشد سے سوال بہت کم کریں۔ صرف ضرورت کی بات پوچھیں۔

سوال: پیر کی صحبت میں رہنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: بزرگوں کا کہنا ہے کہ پیر کی صحبت کا ایک پل ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ پیر ایک نور ہوتا ہے پیر کے پاس بیٹھنے سے نور کی کرنیں سیدھے مرید کے جسم پر پڑتی ہیں۔ اور اس کے قلب کی صفائی ہوتی ہے پھر مرید برے کاموں سے بچتا ہے۔ پیر کے کرم سے حلال اور حرام کا فرق سمجھتا ہے۔ اس طرح پیر کی صحبت سے مرید کا دین اور دنیا کا بھلا ہوتا ہے۔

سوال: مرید کو پیر کے آستانے پر کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: مرید لکھپتی ہے، کروڑ پتی ہے یا اربوں پتی، وزیر ہو یا ملک کا بادشاہ لیکن خود کو اپنے پیر کا غلام سمجھے۔ بھلے ہی مرید کے یہاں دس دس نوکر چاکر ہوں لیکن پیر کے آستانے پر جھاڑو لگانے کی کوشش کرے شرم نہ کرے۔ دولتمندی کا غرور اپنے گھر پر چھوڑ کر آئے۔ ایسا کرنے سے مرید کی منزل طے ہوتی ہے۔ اگر کسی خادم خاص سے پیر و مرشد خدمت لینا چاہتے ہوں تو ضد نہ کرے۔ اور مرید کو چاہیئے کہ پیر و مرشد کے ہاتھ و پیر دبائے۔ وضو کرائے۔ خود کو پیر کا خاص مرید بنانے کی کوشش کرے۔ خاص مرید پیر کی زیادہ صحبت میں رہنے سے اور زیادہ خدمت کرنے سے ہوتا ہے پیر کی صحبت میں کوئی وظیفہ یا ورد نہ کرے۔ پیر کی صحبت کو خدا اور رسول کی صحبت سمجھے۔ اپنے سے چھوٹا یا غریب پیر بھائی کو حقارت سے نہ دیکھے اور نہ ہی کسی غریب یا کمزور پیر بھائی کو کچھ سامان مانگنے کا حکم دے۔ عاجزی و انکساری سے رہے۔ اور پیر کے حکم پر جان و مال سے قربان رہے۔

سوال: مرید پیر کے آستانے پر جھاڑو دینا چاہتا ہو لیکن اس کی شرم اور اس کا نفس ایسا کرنے سے روکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: مرید پیرومرشد کے آستانے پر جھاڑو دینا چاہتا ہے یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔ لیکن شرم سے جھاڑو نہ دے کہ یہ اس کی بدنصیبی ہے۔ پیر سے لے کر حضور ﷺ تک سلسلہ چین کی طرح جڑا ہوا ہے۔ اس لئے مرید خانقاہ میں جھاڑو دینے سے پہلے یہ تصور کرے کہ پیر کی خدمت سلسلہ تمام بزرگوں کی خدمت ہے۔ پیر کی خدمت خواجہ کی خدمت۔ خواجہ کی خدمت غوث پاک کی خدمت ہوئی۔ غوث پاک کی خدمت تاجدار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت ہوئی۔ اس لئے مرید پیر کے آستانے کو اپنا مدینہ سمجھے انشاء اللہ اب مرید کو پیرومرشد کے آستانے پر جھاڑو دینے پر شرم نہیں محسوس ہوگی۔

سوال: مرید کسی مجبوری سے پیر کے آستانے میں حاضری نہ دے سکے تو کیا کرے؟

جواب: مجبوری کی وجہ سے اگر مرید پیر کے آستانے پر نہ آسکے تو تصور شیخ زیادہ سے زیادہ کرے۔ پیر کا ذکر کرے۔ پیر کی تعریف بیان کرے ایسا کرنے سے پیر کی محبت قائم رہتی ہے۔ اور ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ مجبوری اسے کہتے ہیں پیر سے دور گاؤں یا شہر میں رہتا ہو۔ غریبی کے سبب پیر تک آنے کا کرایہ نہ ہو یا کرایہ ہو جان و مال کے نقصان کا اندیشہ وہ۔ اسی شہر میں رہ کر پیر کی صحبت نہ اُٹھانا مجبوری نہ کہلائے گی۔

سوال: تصوف کسے کہتے ہیں؟

جواب: تصوف کے بارے میں غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صدق اور بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا تصوف ہے۔ حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تصوف دو چیزوں کا نام ہے۔ اول اللہ کے ساتھ بالکل سچا معاملہ رکھنا دوم

مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنا (تذکرہ امام غزالی)

سوال: تصور شیخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید ہر وقت اپنے پیر کی شکل دھیان میں رکھیں۔ آنکھیں بند کر کے پیر کی شکل کا دھیان کرنے کو تصور شیخ کہتے ہیں۔

سوال: تصور شیخ کب کرنا چاہیئے؟

جواب: پیر کے سامنے تصور شیخ کرنا بے وقوفی ہے۔ پیر کی غیر موجودگی میں یا پیر سے دور ہوں تب تصور شیخ کرے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں نماز میں پیر کو دائیں بائیں یا اپنا امام تصور کرے۔ سجدے کرے۔ سجدے کی جگہ یا اپنے دل میں خیال کرے اور ہر جگہ پیر کو حاضر و ناظر سمجھے۔

سوال: مراقبے کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مراقبے کو جنت میں جانے کا ذریعہ بتاتے ہیں اور حضرت عبدالوحید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میرا آقا مجھ کو دیکھتا ہے تو میں دوسروں کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور حضرت ابوعثمان مگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو چیز آدمی کو اچھے کام میں رکاوٹ کرتی ہے تو اس کا حل مراقبہ ہے۔ مراقبے کا بارے میں بزرگوں نے بہت کچھ کہا ہے لیکن یہاں گنجائش نہیں۔ بس اتنا بتادیں کہ مراقبے سے بندہ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے۔ جب بندہ اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اسے جو مزہ آتا ہے وہ لکھ کر بیان نہیں کر سکتے۔ آپ کو مراقبہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہو جائے گا۔

سوال: معرفت کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "وہ خاص خدا کے لئے کثرت سے نوافل پڑھتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ تک رسائی کا ذریعہ بن سکے یہاں تک کہ وہ خدا تک پہنچ جاتا ہے

پھر اولیاء اللہ اور سالکین حق کے گروہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس مرید کو مرید کہتے ہیں اس وقت اس سے وہ تمام گراں باریاں لے لی جاتی ہیں جو اس کے لائق نہیں اور اس کو خداوند تعالیٰ مہربانی اور شفقت سے غسل دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے قرب میں اس کے لئے منزل بنادی جاتی ہیں اور اس طرح کی خلعتیں پہنائی جاتی ہیں اسی کا نام معرفت ہے۔

سوال: ولایت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ولایت ایک ایسا درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کسی خاص بندے کو عطا کرتا ہے ہمارے سلسلے کے بزرگ حضرت فخر العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ولایت چالیس سال سے پہلے نہیں ملتی۔ چالیس سال کی عمر سے پہلے ولی نہیں ہوسکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت سے ولی مادرزاد پیدا کئے اور بہتوں کو ان کے اعمال صالح دیکھ کر ولی بنایا۔

سوال: کیا پیر بنانا ضروری ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے صاف حکم دیا ہے کہ وسیلہ تلاش کرو۔ سورۂ مائدہ کی یہ آیت پڑھئے اور خود سوچئے "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اسکی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہاں وسیلہ تلاش کرنا مقصد اللہ کے نیک بندوں کو تلاش کرنا ہے۔ اس لئے ہم مرید ہوتے ہیں۔ کیونکہ پیر اللہ کے نیک بندے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین حکم دیئے ہیں (۱) اللہ سے ڈرو (۲) وسیلہ تلاش کرو (۳) اس کی راہ میں جہاد کرو۔ دوسرا حکم تو مان کر ہم مرید ہو گئے۔ اب پہلا اور تیسرا حکم پیرومرشد اپنی نصیحتوں سے عمل کرا دیتے ہیں۔ اللہ کا ڈر پیرومرشد مرید کے دل بیٹھاتے ہیں اور اپنے نفس سے جہاد کی تلقین کرتے ہیں۔

سوال: بزرگوں نے بحث ومباحثہ سے پرہیز کرنے کو کیوں کہا ہے؟

جواب: امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "تم سے جہاں تک ہو سکے بحث ومباحثے نہ

کرو۔ اس میں نفع تو بہت کم ہے لیکن اس کے مقابلے آفتیں اور گناہ بہت زیادہ ہیں یاد رکھو مناظرہ ،حسد، غرور، عداوت اور برائی کی جڑ ہیں'' اس لئے بزرگان دین بحث مباحثے سے پرہیز کرواتے ہیں۔

سوال: کیا اولیاء اللہ کی کرامتیں برحق ہیں۔ کیا ان کے مزار پر جانا درست ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ، اہلبیت اور تابعین کی طرح اولیاء اللہ کی تعظیم بھی واجب ہے۔ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی طاقت دی ہے۔ وہ کالے اور سفید کے مالک بنادیئے جاتے ہیں اولیاء اللہ کی کرامتیں حق (سچی) ہیں ان کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔ ان کے مزار پر حاضری دینا مسلمان کے لئے خوش نصیبی اور خیر و برکت ہے۔ تکلیف میں ان کو پکارنا درست ہے۔ وہ فوراً سنتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ برائیوں سے پاک ہوتے ہیں ان کی نسبت میں گستاخی، انکار اور بے ادبی سے بچنا چاہیئے ۔ ان کی محبت اور تعظیم خدا اور رسول کی محبت اور تعظیم ہے۔ اولیاء اللہ اپنی حیات (زندگی) میں اور وفات کے بعد بھی حاجت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

سوال: اولیاء اللہ کے مزار پر کس طرح حاضری دینا چاہیئے؟

جواب: اولیاء اللہ کے مزار پر بہت ادب سے جانا چاہیئے ۔ اپنی حاجت اور منت مانگنا درست اور جائز ہے۔ اولیاء اللہ کے مزار پر خالی ہاتھ جانا بے ادبی ہے۔ شیرنی، پھول یا عطر وغیرہ لے جانا چاہیئے وہ اس کے محتاج نہیں ہیں لیکن ادب یہی ہے۔ خالی ہاتھ نہ جائیں۔

سوال: کیا اولیاء اللہ کا عرس منانا جائز ہے؟

جواب: اولیاء اللہ کا عرس منانا اور شرکت کرنا ثواب ہے۔ عرس سے مراد ہے قرآن شریف پڑھا جائے۔ کلمہ طیب پڑھا جائے ۔ اب رہا سوال عرس کا دن کیوں مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے گا وہ بخشا جائے گا۔ اور ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے کسی نے پیر کا روزہ رکھنے کا حال پوچھا تو آپ نے

فرمایا کہ اس روز میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھ پر قرآن نازل ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز کوئی نیک کام ہوا ہو اس روز کو مقرر کر لینا شرعاً جائز ہے۔ اسی طرح عرس کا دن بھی مقرر کرنا سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ روز کسی ولی کے اس دنیا سے حقیقی دنیا میں جانے کا دن ہے بس اسی مبارک دن کو عرس کہتے ہیں۔

سوال: کیا مزار پر چادر چڑھانا درست ہے؟

جواب: مزار پر کپڑے کی چادر یا پھول کی چادر چڑھانا درست ہے۔ بلکہ خوش نصیبی ہے۔ کیونکہ اولیاء اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ مصیبت میں پکارنے پر ہماری مدد کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم اپنے بزرگوں کے مزار پر چادر چڑھائیں اور خوشبو لگائیں کیونکہ عطر لگانا سنت ہے اور ہر وہ کام جو سنت ہو اولیاء اللہ پسند کرتے ہیں۔ اور حاضرین مزار کی مراد پوری کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ کسی کی چادر یا پھول کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ ہم گنہگار بندے چادر پھول اور خوشبو لگا کر نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

سوال: کیا عورتیں قبر کی زیارت کر سکتی ہیں؟

جواب: مردوں کی طرح عورتیں بھی قبروں کی زیارت کر سکتی ہیں۔ مشکوۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ''عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْهَا، قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ (يَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ ، وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ''

''یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قبروں کی زیارت کے وقت میں کس طرح کہوں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو کہ شہر والوں پر مومنین اور مسلمین سے سلام اور اللہ ہم سے پہلے

اور پچھلوں پر رحم کرے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔ (ترجمہ: مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۶۸، مترجم: علامہ آغاز رفیق صاحب بلند شہری، حدیث نمبر ۱۶۶۳)

سوال: کیا قبر (مزار) کو چومنا جائز ہے؟

جواب: قبر کو چومنا جائز ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا اور مزار مبارک پر حاضر ہوئے تو اپنا منہ قبر مبارک پر ملا۔ اسی طرح حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور کے مزار پر حاضر ہوئیں تو مزار کی مٹی لے کر اپنی آنکھوں سے ملیں۔

سوال: کیا قدم بوسی کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے پیر خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کی مجلس میں حاضر تھا سجدے کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ پیر و مرشد نے فرمایا سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو درست نہیں۔ لیکن سجدہ تعظیمی (قدم بوسی) پہلے نبیوں کی امت کو مستحب تھا۔ وہ اپنے ماں باپ پیر اور سلاطین کی سجدہ تعظیمی (قدم بوسی) کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ سجدہ اور قدم بوسی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سجدہ صرف اللہ کے لئے کعبے کی طرف منہ کر کے دل میں سجدے کی نیت کر کے کیا جاتا ہے۔ اور قدم بوسی تعظیم کی نیت سے کی جاتی ہے۔

سوال: قدم بوسی سے متعلق کوئی حدیث ہے؟

جواب: سیرت فخر العارفین حصہ اول میں قدم بوسی کے متعلق مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث تحریر ہے جس کا ترجمہ ہم لکھ رہے ہیں "حضرت طاہر عبدالقیس وفد میں تھے بیان کرتے ہیں جب ہم مدینے پہونچے تو اپنے کجاوں سے اترے ہم نے جلدی کی پھر حضور مقبول ﷺ کے دست مبارک اور قدم مبارک کو بوسہ دیا"

حضرت محبوب الٰہی کے قلم سے لکھا ہوا یہ حوالہ بھی سیرت فخر العارفین میں موجود ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "صہیب (صحابی) نے کہا میں نے حضرت علی کو حضرت عباس کے ہاتھ اور

پاؤں چومتے دیکھا"

نوٹ: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے۔

سوال: کیا شیطان پیر کی شکل میں آ سکتا ہے؟

جواب: ایک حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا لہٰذا پیر و مرشد نائب رسول ہیں اس لئے شیطان کو یہ بھی طاقت نہیں کہ وہ پیر کی شکل اختیار کر لے۔ کیونکہ پیر و مرشد رسول کی ذات میں فنا ہو جاتے ہیں۔ مثنوی گنج راز میں لکھا ہے۔

"صورت مرشد گرفتن ہست شیطان را محال
نور مرشد ہم تماثیل گشت نہ شد باشد محال"

مطلب شیطان کے لئے مرشد کی شکل اختیار کرنا ناممکن ہے۔ اسی طرح پیر و مرشد کی نورانی شکل میں تبدیل ہو جانا شیطان کے لئے ناممکن ہے۔

سوال: موجودہ دور کے کسی پیر کا نام بتلائیے جن کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔ اور درمیان کے تمام بزرگوں کے نام بتلائیے؟

جواب: ہمارے پیر و مرشد سے ۴۳ر واسطے پر ہمارا سلسلہ رسول ﷺ تک پہنچتا ہے۔ جو اس طرح ہے ہمارے پیر و مرشد سراج الاولیاء صوفی عبدالمجید شاہ صاحبؒ۔ ان کے پیر و مرشد سلطان الاولیاء حضرت صوفی محمد حسن شاہؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عنایت حسین شاہؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت محمد نبی رضا شاہؒ۔ آپ کے پیر و مرشد شاہ عبدالحئیؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ مخلص الرحمٰنؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ امداد علیؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد مہدیؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ مظہر حسینؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت فرحت اللہؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ حسن شاہؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ منعم پاک بازؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت میر سیدؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت میر جعفرؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت میر سید اہل اللہؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت میر سید نظام الدینؒ۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت میر سید تقی الدینؒ۔

آپ کے پیرومرشد حضرت میر سید نصیر الدینؒ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت میر محمودؒ۔ آپ کے پیرو مرشد حضرت میر سید فضل اللہؒ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت شاہ قطب الدینؒ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت شاہ نجم الدینؒ ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت میر سید مبارک غزنویؒ ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت سید نظام الدینؒ ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ آپ کے پیرو مرشد حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی غوث اعظمؒ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت ابوسعیدؒ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت عبدالحسنؒ ۔ آپ کے پیرومرشد ابویوسف طرطوسیؒ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت شیخ عبدالعزیزؒ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت رحیم الدینؒ ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ ۔ آپ کے پیرومرشد حضرت سید جنید بغدادیؒ۔ آپ کے پیرومرشد شیخ سری سقطیؒ ۔ آپ کے پیرو مرشد شیخ معروف کرخیؒ ۔ آپ کے آقا حضرت سیدنا امام ابن علی موسیٰؒ۔ آپ کے آقا حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۔ آپ کے آقا حضرت سید زین العابدین علیہ السلام ۔ آپ کے آقا حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام ۔ آپ کے آقا حضرت سیدنا مولا علی مشکل کشا علیہ السلام ۔

آپ کے آقا و مولا دونوں جہان کے مالک نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس طرح ہمارا سلسلہ تینتالسویں (۴۳) واسطے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

سلسلہ

سوال: سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، ابوالعلائیہ وجہانگیریہ اور دیگر سلسلے کی شروعات کہاں سے ہوئی۔ کون سے بزرگ کی نسبت سے سلسلہ کا نام پڑا؟

جواب: قادریہ سلسلہ پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوا۔ چشتیہ سلسلہ حضرت خواجہ معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوا۔ ابوالعلائیہ سلسلہ حضرت سیدنا میر ابوالعلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوا۔ جہانگیریہ سلسلہ حضرت مخلص الرحمٰن جہانگیر شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوا۔ حسنیہ سلسلہ حضرت خواجہ صوفی حسن شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

نسبت سے کہلایا۔ ان کے علاوہ سہروردیہ سلسلہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہلایا۔ اور نقشبندیہ سلسلہ حضرت پیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت کہلایا۔ صابریہ سلسلہ حضرت صابر پاک کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت کہلایا۔ رفاعیہ سلسلہ حضرت سید احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہلایا۔ قلندریہ سلسلہ حضرت نجم الدین شاہ قلندر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہلایا۔ ادھمیہ سلسلہ حضرت شیخ ابراھیم ادھم بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہلایا۔ بوستامیہ سلسلہ حضرت بایزید بوستامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہلایا۔ اشرفیہ سلسلہ حضرت شیخ اشرف رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہلایا۔ ان کے علاوہ اور بھی سلسلے کے بزرگ صاحب سلسلہ کے نام یا ان کے قصبے کے نام سے موسوم ہوئے۔

سوال: جہانگیریہ و ابوالعلائیہ سلسلے کے صوفی حضرات لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب لگاتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کیوں نہیں کہتے۔ کلمہ نہ پڑھنے والا کافر ہے۔ کچھ لوگ ایسا کہتے ہیں؟

جواب: اس سوال میں تعصب کی بو نظر آرہی ہے تمام سلسلے جو حضور ﷺ تک پہنچاتے ہیں وہ برحق ہیں۔ قادریہ۔ چشتیہ۔ سہروریہ، نقشبندیہ، ابوالعلائیہ، جہانگیریہ، رضائیہ اور دیگر تمام سلسلے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتے ہیں درست لائق تعظیم ہیں۔ لیکن بعض جاہل یا کم پڑھے لوگ سلسلہ ابوالعلائیہ و جہانگیریہ کا عروض دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ وہ اس طرح سوال کر کے لوگوں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کا آدھا کلمہ ہے۔ ہمارا کلمہ پورا ہے جبکہ ہمارے بزرگوں نے تمام سلسلوں کی تعظیم سکھائی ہے۔ ہر سلسلے میں ذکر کے الگ الگ طریقے ہیں۔ اب رہا سوال پورا کلمہ نہ پڑھنے والا کافر ہے۔ یہ اس کے لئے ہے جو پورا کلمہ پڑھنے سے انکار کرے۔ جبکہ صوفی حضرات کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری پڑی ہے۔

ہم لوگ اپنے پیر و مرشد کے بتائے ہوئے طریقے پر ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کی ضرب لگاتے ہیں اور آخر میں ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہہ کر توحید پورا کرتے ہیں (کلمہ پورا ہو جاتا ہے) ''لا

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ''میں بارہ حروف ہیں جس کے بارہ حصے ہیں یعنی بارہ مہینے اور ہر دن کی بارہ ساعتیں ہیں۔ یعنی ہر مہینہ ایک حرف کے ساتھ قائم ہے۔ بلکہ ہر حروف ایک مہینے میں دورہ کرتا ہے۔ ان حرورف کے سبب رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ سبزیاں زیادہ ہوتی ہیں پھل پکتے ہیں اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ افضل کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا وہ ''لَآ اِلٰــــہَ اِلَّا اللّٰہُ '' ہے۔ اس لئے صوفی حضرات ''لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ '' کی ضرب لگاتے ہیں ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ''میں بھی بارہ حروف ہیں۔ ہر ساعت اور ہر مہینے کے لئے ایک ایک حروف ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ '' کے حروف کے دن کے بارہ ساعت ہیں۔ اس طرح ''لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' کہنے سے دن اور رات کا دورہ پورا ہوتا ہے۔ جس نے ایک بار ''لَآ اِلٰــہَ اِلَّا الـلّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' کہا تو گویا اس نے سال بھر عبادت کی (شمس المعارف الکبریٰ)

سوال: سلسلہ مجمع البحرین کیا ہے؟

جواب: یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ جس مقام پر دو سمندر آ کر مل جاتے ہیں اس مقام کو مجمع البحرین کہتے ہیں۔ رسول خدا ﷺ سے دو سلسلے جاری ہوئے ایک حضرت علی شیر خدا سے اور وہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ ہیں اور دوسرا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ سلسلہ نقشبندیہ ہے۔ حضرت سیدنا میر ابو العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ نقشبندیہ میں سے تھے بعد میں حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طریقہ اویسیہ ذریعہ چشتیہ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اس طرح سے آپ سے چشتیہ سلسلہ حضرت علی مشکل کشا تک پہنچتا ہے اور نقشبندیہ کے اعتبار سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ یہ دونوں سلسلے آپ کی ذات اقدس پر آ کر مل گئے۔ اس طرح سے ہمارا سلسلہ مجمع البحرین کہلایا۔

حضرت محمد مصطفی ﷺ

حضرت ابو بکر صدیقؓ | حضرت علی شیر خداؓ

نقشبندیہ　　　　　قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ۔

حضرت سیدنا میر ابو العلاءؒ

سوال: بیعت طریقہ اویسہ کیا ہے؟

جواب: کسی بزرگ کی غیر موجودگی میں یا کسی بزرگ کے مزار سے فیضاب ہو کر بیعت کی اجازت حاصل کرنا طریقہ اویسیہ ہے۔ مگر صوفیاء کرام نے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ایسی اجازت سے سلسلہ جاری کرنے کو منع فرمایا ہے تا کہ غیر ذمہ دار لوگ اس طریقے سے ناجائز فائدہ حاصل نہ کریں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سید نا میر ابو العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اویسیہ طریقے سے بیعت فرمایا۔

سوال: ہمارے سلسلہ عالیہ میں عربی شجرہ کس طرح ہے؟

جواب: عربی میں شجرہ اس طرح ہے؟

عربی شجرہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ　　اِقۡرَاۡءُ قُلۡ بِسۡمِ اللّٰہِ

حَسۡبِیۡ رَبِّیۡ جَلَّ اللّٰہ　　مَافِیۡ قَلۡبِیۡ غَیۡرَاللّٰہ

نُوۡرِ مُحَمَّدۡ صَلَّی اللّٰہ　　لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ کلمہ تین بار کہا جائے

اٰمَنَّا بِرَسُوۡلِ اللّٰہ (دو بار پڑھیں)

نَیَّرِ اَعۡظَمۡ بَحۡرِ مُعَظَّمۡ شَاہِ وَلَایَتۡ غَوۡثِ زَمَاںۡ

نَہۡرِ شَرِیۡعَتۡ بَحۡرِ طَرِیۡقَتۡ عَیۡنِ حَقِیۡقَتۡ نُوۡرَاللّٰہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ

مَظْھَرِعِرفَاںْ نُوْرِحَقِیْقَتْ کَنْجِ مَعَانِیْ سِرَّاللہ

صُوفِیْ عَبْدُالْمَجِیْدشَاہُ اِنَّ عَلَیْنَا ظِلُّ اللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُوْرِمُحَمَّدْصَلَّی اللہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ

(یہ کلمہ ۳؍ بار کہا جائے)

اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

سَیِّدِ عَالَمْ فَخْرِزَمَاںْ قُطْبِ عَالَمْ غَوْثِ زَمَاںْ،

مَخْزَنِ رَحْمَتِ بَحْرِطَرِیْقَتْ صُوفِیْ مُحَمَّدْحَسَنْ شَاہُ نُوْرَاللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُوْرِمُحَمَّدْصَلَّی اللہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ

(یہ کلمہ ۳؍ بار کہا جائے)

اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

مُوْسیٰ عِمْرَاںْ عِیْسیٰ دَوْرَاںْ نُوْرِمُجَسَّمْ کَلَامُ اللہ

آقَامِیْرے حَاجِیْ مُحَمَّدْعِنَایَتْ حَسَنْ شَاہُ نُوْرَاللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُوْرِمُحَمَّدْصَلَّی اللہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ

(یہ کلمہ ۳؍ بار کہا جائے)

اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

صُوْرَتِ اِنْسَاںْ سِیْرَتِ رَحْمَاںْ قِبْلَۂ عَالَمْ شَاہِ رَضَا

عَبْدُالْحَیّ مُخْلِصِ رَحْمَاںْ رُوْحِیْ فِدَاکَ رَحِمَ اللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُورِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہ　　<u>لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ</u>

(یہ کلمہ ۳ بار کہا جائے)

<u>اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ</u> (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

اِمْدَادِ عَلِیٰ مَہْدِیٰ مَظْہَرِ فَرْحَتُ اللّٰہ حَسَنْ عَلِیٰ

مُنْعِمِ صَافِیٰ خَلِیلُ الدِّیْنْ سَیِّدْ جَعْفَرْ اَہْلُ اللّٰہ

حَسْبِیٰ رَبِّیٰ جَلَّ اللّٰہ　　مَافِیٰ قَلْبِیٰ غَیْرَ اللّٰہ

نُورِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہ　　<u>لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ</u>

(یہ کلمہ ۳ بار کہا جائے)

<u>اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ</u> (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

شَاہْ نِظَامُ تَقِیٰ وَ نَصِیْرْ سَیِّدْ مَحْمُوْدْ فَضْلُ اللّٰہ

شَاہْ قُطْبُ نَجْمُ الدِّیْنْ عَلَّامْ مَقَامِ بَقَا بِاللّٰہ

حَسْبِیٰ رَبِّیٰ جَلَّ اللّٰہ　　مَافِیٰ قَلْبِیٰ غَیْرَ اللّٰہ

نُورِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہ　　<u>لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ</u>

(یہ کلمہ ۳ بار کہا جائے)

<u>اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ</u> (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

غَزْنَوِیٰ مِیْرْ مُبَارَکْ شَاہْ شَاہْ نِظَامُ وَشِہَابُ الدِّیْنْ

قُطْبُ وَغَوْثُ وَمُحِیُ الدِّیْنْ عَبْدُ الْقَادِرْ سِرُّ اللّٰہ

حَسْبِیٰ رَبِّیٰ جَلَّ اللّٰہ　　مَافِیٰ قَلْبِیٰ غَیْرَ اللّٰہ

نُورِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہ　　<u>لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ</u>

(یہ کلمہ ۳ بار کہا جائے)

<u>اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ</u> (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

شَاہْ سَعِیْدْ اَبُو الْحَسَنْ بُوْیُوْسُفْ طَرْطُوْسِیٰ مُرْشِدْ

عَبْدُالعَزِیْزِرَحِیْمُ الدِّیْنُ مُعْطِیْ مُرْشِدُعِلْمُ اللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ　　مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُوْرمُحَمَّدْصَلَّی اللہ　　لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ

(یہ کلمہ ۳ ربار کہا جائے)

اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

حَضْرَتِ شِبْلِیْ مِیْرجُنَیْدِسِرِّیْ سَقَطِیْ عَالِمِ دِیْنُ

عَارِفْ رَمْزِبِیْ کَرْخِیْ شَاہْ اِمَامْ عَلِیُّ اللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ　　مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُوْرمُحَمَّدْصَلَّی اللہ　　لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ

(یہ کلمہ ۳ ربار کہا جائے)

اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

مُوْسیٰ رَضَا وَمُوْسیٰ کَاظِمْ حَامِلِ سِرِّعِلْمِ نَبِیْ

جَعْفَرِصَادِقْ سَیِّدْبَاقِرْزَیْنُ الْعِبَاء دِیْنُ اللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ　　مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُوْرمُحَمَّدْصَلَّی اللہ　　لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ

(یہ کلمہ ۳ ربار کہا جائے)

اٰمَنَّابِرَسُوْلِ اللہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

قُرَۃُ عَیْنِ رَسُوْلِ اللہِ شَاہِدِحَالِ فَنَافِی اللہ

اِبْنُ عَلِیٍّ فَاطِمَۃُ زَہْرَایَعْنِیْ حُسَیْنُ خَلِیْلُ اللہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللہ　　مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللہ

نُوْرمُحَمَّدْصَلَّی اللہ　　لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ

(یہ کلمہ ۳ ربار کہا جائے)

اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

بَرْزَخِ کُبْریٰ مَوْلیٰ الْکُلْ مَطْلُوْبُ طَالِبْ اِسْمُ اللّٰہ

سَیِّدِ مَوْلیٰ عَلِیٌّ وَلِیٌّ شَاہِ وِلَایَتْ اَسَدُاللّٰہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللّٰہ

نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(یہ کلمہ ۳ ربار کہا جائے)

اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

خَیْرُالْخَلْقِ نَبِیُّ اللّٰہِ حَبِیْبُ اللّٰہِ اَمِیْنُ اللّٰہِ

اَطْیَبْ اَبْرَقْ اَزْکیٰ اَنْمَا اَثْنَاءِ اَعْلیٰ صَلٰوۃُ اللّٰہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللّٰہ

نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(یہ کلمہ ۳ ربار کہا جائے)

اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

سَیِّدْ اَجْمَلْ اَکْمَلْ اَفْضَلْ اَحْمَدْ حَامِدْ اِسْمِ مُحَمَّدْ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللّٰہ

نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(یہ کلمہ ۳ ربار کہا جائے)

اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

وَاغْفِرْ وَارْحَمْ تَائِبْ خَاطِیْ وَاحْشُرْنَا عَلیٰ مِلَّتِ اَحْمَدْ

شَرِّفْنَا وَعَزِّزْنَا ثَبِّتْنَا بِوَلِیِّ اللّٰہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَاللّٰہ

نُورِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(یہ کلمہ ۳ بار کہا جائے)

اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ (اس کو دو مرتبہ پڑھیں)

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ اَسْئَلُكَ مِنْ

خَیْرِ نَصْرٍ اَخْلِصْ دِیْنِیْ خَلِّصْ سِرِّیْ

اَصْلِحْ کُلِّیْ یَا اَللّٰہُ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ

سوال: فاتحہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: فاتحہ پڑھنے کا طریقہ ذیل میں درج ہے۔

طریقہ فاتحہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ☆ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   (سورہ تکاثر)

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ۔ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ۔ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔   ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (سورہ کافرون)

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ۔ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ۔ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ۔

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ۔ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ۔

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ۔ ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (سورہ اخلاص)

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ۔

وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ تین بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (سورہ فلق)

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ۔ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔

وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ۔ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (سورة الناس)

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِکِ النَّاسِ۔ اِلٰہِ النَّاسِ۔ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ

الۡخَنَّاسِ۔ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ۔

مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۔ ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (سورۂ فاتحہ)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ

عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ۔ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ۔ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ۔ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ

وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ۔ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ

اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ۔ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

۳ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے گا۔

پھر شجرہ شریف پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔

طریقۂ ایصال ثواب: یارب العالمین اس کلام کا ثواب فاتحہ کا ثواب شجرہ کا ثواب درود کا ثواب اور دسترخوان پر جو کچھ حاضر ہے سب کچھ تیرے واسطے ہے اس کا ثواب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے آپ کے طفیل تمام انبیاء علیہ السلام کو اس فاتحہ کا ثواب پہنچے یا اللہ اس فاتحہ کا ثواب تاجدار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں فاتحہ کا ثواب پہنچتے ہوئے خلفائے راشدین بالخصوص حضرت علی شیر خدا حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں فاتحہ کا ثواب پہنچے اس فاتحہ کا ثواب حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جملہ شہیدان کربلا کی بارگاہ اقدس میں ثواب پہنچے ۔ جنت البقیع جنت الماویٰ اور جنگ احد و جنگ بدر کے جملہ شہدا کی بارگاہ میں فاتحہ کا ثواب پہنچے جملہ صحابہ کرام و جملہ صحابیات و ازوج امطہرات و جملہ تبع تابعین و تابعیات کی بارگاہ میں اس فاتحہ کا ثواب پہنچے، اس فاتحہ کا ثواب پانچ چشت، نو قادر، بارہ امام، چودہ صاحبزدگان کی بارگاہ میں ثواب پہنچے۔ بالخصوص اس فاتحہ خوانی کا ثواب ہمارے آقا مولیٰ پیر و مرشد ملک المشائخ سراج الاولیاء الحاج خواجہ صوفی

مجید الحسن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ اقدس میں فاتحہ کا ثواب پہنچے دادا میاں خواجہ صوفی محمد حسن شاہ، پیر دادا میاں حضرت عنایت شاہ شہنشاہ نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ اقدس میں فاتحہ کا ثواب پہنچے۔اس فاتحہ کا ثواب پیران پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم کی بارگاہ اقدس میں فاتحہ کا ثواب پہنچے۔سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ، بابا قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ، علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ، نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کی بارگاہ میں فاتحہ کا ثواب پہنچے۔سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ حسنیہ و مجیدیہ کی شاخ شاخ کو اس فاتحہ کا ثواب پہنچے۔یارب العالمین تمام حاضرین کی دلی نیک مراد پوری فرما۔اپنے پیر و مرشد سے عشق و محبت عطا فرما ہمیں سچا پکا وفادار مرید بنا دے الٰہی خیر گردانی بحق شاہ جیلانی، خداوندا اویس پاک کی نیکیوں کے صدقے میں ہمیں بھی خاک پا رکھنا ہمارے پیر و مرشد کے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

سوال: شجرہ شریف میں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے کے لئے بتایا ہے اس کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' یہ ملائکہ کی تسبیح ہے اس کے معنی ہیں اللہ ہر برائی سے پاک ہے۔جو شخص اللہ کی تعریف زبان سے کریگا تو فرشتے اس کے لئے اللہ سے دعا مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر خاص کرم فرماتا ہے۔بس یہ تسبیح خوشحالی کا دروازہ ہے اس کو دل سے پڑھیئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین و دنیا کی دولت سے سرفراز ہوگا۔

سوال: شجرہ شریف میں ہر نماز کے بعد جو ۳۳ / بار ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ” پڑھنے کا حکم ہے اس کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: ” سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وِلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ “ کے معنی ہیں ”اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے“ اس کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو ثواب آسمان اور زمین میں بھر دیتا ہے۔ حضرت ابراھیم نعمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا تسبیح پڑھنے میں مصروف تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے اور سلام کر کے میرے دائیں طرف بیٹھ گئے وہ بہت خوبصورت تھے عمدہ اور خوشبودار لباس پہنے ہوئے تھے میں نے درفیات کیا کہ اے اللہ کے بندے تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں خضر ہوں اور تمہیں سلام کرنے آیا ہوں تم اللہ کے محبوب ہو اس لئے تمہیں ایک تحفہ پیش کرنے آیا ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس تسبیح کو پڑھنے کے لئے کہا۔ حضرت ابراھیم نعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خضر سے پوچھا۔ آپ کو یہ تحفہ دینے والا کون ہے انہوں نے کہا مجھے سید عالم ﷺ نے عطا کیا حضرت ابراھیم نعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خضرت علیہ السلام کے مطابق دعا پڑھی اور نیند آ گئی نیند میں کچھ فرشتے آئے اور مجھے ساتھ لیکر جنت میں داخل ہو گئے۔ میں نے وہاں کچھ محل دیکھے ان میں کچھ یاقوت سرخ کچھ سبز زمرد کے تھے اور کچھ سفید موتیوں کے تھے۔ شہد دودھ اور شراب طہور کی نہریں دکھائی دیں۔ ایک محل میں ایک حسینہ عورت پر میری نگاہ پڑی مجھے غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کی زلفیں محل کے اوپر سے زمین کی طرف لٹک رہی تھی فرشتوں سے میں نے معلوم کیا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ تیرے عمل کی طرح جو بھی عمل کرے گا اس کے لئے ہے۔ اس کے بعد فرشتوں نے جنت کا پھل کھلایا اور جنت کا شربت پلایا۔ اس کے بعد فرشتے مجھے اسی جگہ لے گئے جہاں میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں دیکھا کہ سرور کائنات ﷺ ستر (٧٠) انبیاؤں کے ساتھ فرشتوں کی ستر (٧٠) قطاروں کے جلوہ میں تشریف لائے ہیں۔ ان قطاروں میں ہر ایک قطار مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ بعد سلام کے میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھ سے

حضرت خضر علیہ السلام نے اس طرح فرمایا کہ انہوں نے یہ بات حضور والا سے سنی یہ سن کر حضور نے فرمایا خضر نے جو کچھ کہا سچ کہا اور وہ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ حق ہوتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو ایسا عمل کرے گا اس کا کیا ثواب ہے۔ حضور نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا۔ تم نے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لی۔ جنت کے پھل کھائے۔ جنت کا شربت پیا۔ فرشتوں اور انبیاء کو میرے ساتھ دیکھا اور حوریں بھی دیکھ لیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کو پڑھنے سے اللہ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔

سوال: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ شجرہ طیبہ میں ہر نماز کے بعد بیس (۲۰) مرتبہ پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے اس کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: ان کلمات کے پڑھنے کے عجیب وغریب فائدے ہیں پہلے ان سب کا ترجمہ لکھ رہے ہیں۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کو کائی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے۔ اسی کے لئے تعریف ہے۔ وہ زندگی دیتا ہے۔ اسی کے قبضے میں ہر طرف کی بھلائی ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

شیخ ابوالنصرؒ نے اپنے والد کی سند سے ابوامامہ کو یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اس بندے کے دس درجے بلند کر دیتا ہے اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور شرک کے علاوہ اس روز کا کیا ہوا کوئی گناہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ شیخ ابوالنصرؒ اپنے والد حضرت امام حسنؓ کے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے خود سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد وہیں بیٹھے اللہ کا یہ ذکر کرے اور طلوع آفتاب کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو ہر رکعت کے بدلے اللہ تعالیٰ جنت کے

اندر دس قصر مرحمت فرمائے گا اور ہر قصر کے اندر لاکھوں حوریں ہوں گی اور ہر حور قصر کے دس لاکھ خادم ہوں گے۔ اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاص بندہ ہوگا۔ اور بھی اس کی فضیلت میں بہت سی روایت ہیں جگہ کی تنگی کا خیال کرتے ہوئے ہم اتنا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ ذرا سوچئے اگر ہم اپنے پیرومرشد کے بتائے ہوئے طریقے پر نماز کے بعد بیس (۲۰) مرتبہ اس دعا کو پڑھیں تو کتنا ثواب ہوگا۔

سوال: آیات قطب شمالی اور آیات قطب جنوبی یہ کیا ہیں اور ان کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: آیات قطب شمالی ہمارے شجرہ طیبہ میں بعد نماز فجر گیارہ مرتبہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آیات قطب شمالی چوتھے پارہ میں قریب نصف سورۂ ال عمران میں ہے۔ اس کے کئی فائدے ہیں۔ اگر کسی کے سر پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ قرض سے نجات دلاتا ہے اور گھر میں خوشحالی آجاتی ہے اگر کسی کی آمدنی میں برکت نہیں ہوتی اس کے پڑھنے سے آمدنی میں اضافہ ہوجائے گا اور اچھی زندگی بسر کرنے کے لئے جتنا زیادہ پڑھیگا اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی خوشحالی بسر ہوگی۔ آیات قطب شمالی مفلس اور قرضدار انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اللہ تعالیٰ غیب سے ان کی روزی کا انتظام فرمائے گا۔ آیات قطب شمالی یہ ہے۔

آیات قطب شمالی

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ
وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ
یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ۔ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ۔
یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ ۔ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ
الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۔ قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ
کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ۔ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ

صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَافِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ (آل عمران ۱۵۴)

ترجمہ: پھرتم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی۔ اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی۔ اللہ پر بے جا گمان کرے تھے۔ جاہلیت کے سے گمان ن کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے۔ تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں۔ جو تم پر ظاہر ہیں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لئے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

فضائل آیت قطب جنوبی: آیت قطب جنوبی کے بھی بے شمار فضائل ہیں یہ قرآن شریف کے پارہ نمبر ۲۶/ اور سورۂ فتح میں موجود ہیں ہمارے شجرہ شریف میں اسے بھی بعد نماز مغرب گیارہ مرتبہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دشمنوں پر فتح پانے کے لئے آیت قطب جنوبی کو کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فتح ہوگی اور دشمن ذلیل ہوگا۔ اور جو شخص چاہتا ہو کہ کعبہ شریف اور مدینہ شریف کا دیدار نصیب ہو تو ان آیت کو عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھے چالیس روز تک عمل کرے انشاء اللہ غیب سے اسکا مدینہ شریف اور کعبہ شریف کی زیارت کا انتظام ہوگا۔ جو شخص رمضان کا چاند دیکھ کر آیات قطب جنوبی ایک مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ سال بھر امن سے گزریگا۔ اور اگر آیت قطب شمالی اور آیت قطب جنوبی کسی پاک برتن پر لکھ کر روغن کنجد سے دھو کر آسیب زدہ کے جسم پر اس روغن سے مالش کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑا آسیب کا اس پر اثر نہ ہوگا آیات قطب جنوبی کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے گا تو حاسدوں کے حسد سے محفوظ رہے گا۔ اس کے علاوہ یہ آیات فتوحات کی کنجیاں ہیں اور غیب سے روزی پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اگر ان آیات کو زعفران سے لکھ کر کسی مریض کے گلے میں ڈالیں تو انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔ سر کے درد کے لئے ان آیات کو سفید کاغذ پر لکھ کر سر کے بالوں میں رکھنے سے

دردسر دور ہوگا۔ اگر کسی کو برے خواب دکھتے ہوں تو سوتے وقت ان آیات کو پڑھے تو انشاء اللہ برے خواب دکھنا بند ہو جائے گا۔ اور اچھے خواب نظر آئیں گے۔ اس کے علاوہ ان آیات کے ذریعہ گندی بیماری پھوڑی پھنسی سے نجات ملتی ہے۔ اور جس کسی کے آدھے سر میں درد ہو یا نکسیر بہتی ہو اس کے ماتھے پر آیات قطب جنوبی کی آخری آیت زعفران سے لکھے تو انشاء اللہ آدھے سر کا درد اور ناک سے خون بہنا بند ہو جائے گا۔ اور ان آیات قطب جنوبی کے فضائل ان چھوٹی سی کتاب میں لکھنا ممکن نہیں۔ آیات قطب جنوبی درج ذیل ہیں

آیات قطب جنوبی

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ز سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ط کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ ج وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا (سورۂ فتح)

ترجمہ آیات قطب جنوبی: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اوران کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔ تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے۔ اللہ کا فضل ورضا چاہتے ہیں۔ انکی علامت ان کے چہروں میں ہے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ انکی صفت توریت میں ہے۔ اور انکی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا۔ پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی۔ پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی۔ کسانوں کو بھلی لگتی ہے تا کہ ان سے کافروں کا دل جلے۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں۔ بخشش اور بڑے ثواب کا۔

سوال: درود شریف کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: درود شریف رسول خدا ﷺ سے ملانانے والا اور دروازہ وصل وفیضان وامداد ہے۔ جو باواسطہ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے۔ اور حضور کا ارشاد ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر کم سے کم دس بار اپنا فضل وکرم بھیجتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا میرے نزدیک تم میں پسندیدہ اور مجلس مبارک میں قریب تر وہ ہے جو زیادہ درود بھیجتا ہے۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود بھیجنا میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔ کیونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ درود شریف کے اور بھی بے شمار فضائل ہیں اگر ہم رات و دن اس کی فضیلت لکھتے رہیں اور آپ پڑھتے رہیں تو بھی درود شریف کے مکمل فضائل بیان نہیں کر پائیں گے۔ بس کچھ حوالے لکھ رہے ہیں۔ مولیٰ علی مشکل کشا فرماتے ہیں کہ ہر دعا رکی رہتی ہے قبول نہیں ہوتی جب تک کہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود نہ بھیجے جائیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اس میں سے کچھ اوپر نہیں جاتی جب تک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے۔ اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعرات کے دن سو بار درود پڑھے گا کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اس لئے کثرت سے درود پڑھنے کو کہا گیا ہے۔ کثرت کا ادنیٰ درجہ۔ اسّی، سو یا تین سو ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

سوال: درود تاج کے کیا فضائل ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اس درود شریف کے پڑھنے سے مفلسی اور تنگ دستی دور ہوتی ہے۔ عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کو پڑھنے سے گھر یا دوکان میں رحمت اور برکت ہوتی ہے۔ بعد نماز فجر سات مرتبہ درود تاج پڑھنے سے قلب کی صفائی ہوتی ہے۔ آدمی برائیوں سے بچتا ہے۔ اس کی روزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر بے روزگار ہے تو اللہ تعالیٰ روزگار سے لگاتا ہے۔ بعد نماز عصر تین مرتبہ اور

بعد نماز عشاء تین مرتبہ جو شخص ہمیشہ پڑھے تو جادو، آسیب، جن، شیطان جس کسی پر ہو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اللہ کے فضل سے سب دور ہو جائے گا۔ اور جس مقصد کے لئے دل سے پڑھے گا اس مقصد میں کامیابی ہوگی۔ اگر روزگار نہ ملنے کی وجہ سے دنیا والوں کی نگاہ میں ذلیل ہونے کا اندیشہ ہو تو ہر نماز کے بعد سات بار اور نماز عشاء کے بعد ایک سو ایک بار سچے دل سے گڑگڑا کر پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تین روز میں روزی کا ذریعہ نکلے گا۔ اگر تین روز میں بھی کوئی ذریعہ نہ نکلے تب چوتھے روز بعد نماز فجر درود تاج پڑھنا شروع کرے اور اس وقت تک پڑھتا رہے جب کوئی شخص آکر اسے خوشخبری نہ سنائے۔ درود تاج درج ذیل ہے

درود تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاۗءِ وَالْوَبَاۗءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى ط مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ط سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ ط مُحِبِّ الْفُقَرَاۗءِ وَالْغُرَبَاۗءِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ ط سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ ط اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

نُورٌمِّنْ نُورِ اللّٰهِ يَآاَيُّهَاالْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ درود تاج: الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحمت نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں۔ جن کے وسیلے سے بلا، وبا، قحط، مرض اور دکھ دور ہوتا ہے آپکا نام نامی لکھا گیا ہے قبول شفاعت کیا گیا اور لوح و قلم میں لکھا ہوا ہے۔ آپ عرب و عجم کے سردار ہیں۔ آپ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانہ کعبہ اور حرم پاک میں منور ہے۔ آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدر نشین، راہ ہدایت کے نور مخلوقات کی جائے پناہ، اندھیروں کے چراغ، نیک اطوار کے مالک امتوں کے بخشوانے والے۔ بخشش و کرم سے موصوف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نگہبان، جبرئیل آپ کے خدمت گذار، براق آپ کی سواری، معراج آپ کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ آپ کا مقام اور (قرب خداوندی میں) قاب قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب ہے۔ اور مطلوب ہی آپ کا مقصود ہے۔ اور مقصود آپ کا حاصل ہے۔ آپ رسولوں کے سردار، نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے، گنہگاروں کے بخشوانے والے، مسافروں کے غمخوار، دنیا جہاں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، خداشناسوں کے آفتاب، راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں کے رہنما، محتاجوں، غریبوں اور یتیموں، مسکینوں سے محبت رکھنے والے، جن وانس کے سرادر، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے پیشوا، اور دنیا و آخرت میں ہمارا وسیلہ ہیں، وہ جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں، دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے جد امجد محمد ﷺ بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں۔ اے نور جمال محمدی کے مشتاقو (ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ) بلند مرتبہ پر پہنچے اپنے کمال کے سبب سے، اندھیروں کو روشن کیا اپنے جمال پاک سے۔ آپ کی تمام خصلتیں اچھی ہیں۔ آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود و سلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے۔

سوال: درود غوثیہ کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: درود غوثیہ کے فضائل کا جواب نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ بے شمار مصیبتوں، بلاؤں اور حوادث کو ٹال دیتا ہے۔ ہمارے سلسلے کے بزرگوں نے بعد نماز عصر ٹہلتے ہوئے درود شریف پڑھا ہے۔ اور ہمارے پیرو مرشد بھی ٹہلتے ہوئے عصر اور مغرب کے درمیان درود غوثیہ کو بے شمار مرتبہ پڑھتے تھے۔ شجرہ طیبہ میں درود غوثیہ دو قسم کے لکھے ہوئے ہیں۔ جو درود غوثیہ عصر اور مغرب کے درمیان ٹہلتے ہوئے پڑھا جاتا ہے وہ اس طرح ہے۔ ممکن ہے کہ درود غوثیہ کثرت سے پڑھنے سے پیرو مرشد کے ساتھ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیدار نصیب ہو جائے۔ جگہ کی قلت کے سبب اگر ٹہلنا ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر بھی درود غوثیہ پڑھا جا سکتا ہے۔ درود غوثیہ درج ذیل ہے۔

درود شریف غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰی سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ (گیارہ مرتبہ)

سوال: چہل کاف کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: ہمارے سلسلے میں بعد ہر نماز کے تین مرتبہ چہل کاف پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے۔ چہل کاف میں کل چالیس کاف ہیں۔ پہلے حروف (کاف) کی تاثیر لکھ رہے ہیں۔ حرف ک گرم و تر ہے اور ناتک وسعد ہے اس کو چار بار کسی برتن میں لکھ کر طحال پر رکھیں تو فوراً کم ہو کر دور ہو جائیگی۔ اگر اکیس بار سرخ تانبے پر جبکہ قمر نحوست سے علیحدہ اور مشتری سے متصل ہو۔ جمعہ کے دن زہرہ کی ساعت میں لکھ کر گھر کی دیوار پر لگائیں تو اس مکان میں خیر و برکت ہوگی۔ اگر اس میں رہنے والوں کے رزق میں اضافہ ہوگا۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ترک حیوانات جمالی وجلالی کے ساتھ تین روزے رکھے تنہائی اختیار رکھے اور کسی سے بات چیت نہ کرے پہلے چاروں قل پڑھے اور پھونکے اپنے گرد حصار کرے شروع اور آخر میں سو مرتبہ درود

شریف پڑھے اور ہر روز ایک ہزار مرتبہ چہل کاف پڑھے تین روز تک اسی طرح عمل کرے۔
پھر بعد میں اکتالیس مرتبہ کا وظیفہ مقرر کرے۔ جس کام کے واسطے پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو گا۔

اگر کوئی آسیب زدہ ہو تو سات مرتبہ روغن بلغ پر پڑھے اور آسیب زدہ پر ملے تو صحت ہوگی۔ دفع دشمن کے واسطے قبر میں بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ پڑھے کہ فلاں ابن فلاں کو میں ہلاک کردوں تو دشمن ہلاک و برباد ہو جائے گا۔ اگر قید میں ہو تو زعفران ومشک سے پان میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو رہائی نصیب ہوگی۔ محبت اور دوستی کے لئے حریری کاغذ پر لکھ کر بازو میں باندھے۔ اس میں اپنا نام مع والدہ اور انکا نام مع والدہ لکھے تو کامل محبت ہو جائے گی۔ جدائی کے واسطے کالے دانے پر پڑھے اور اسے دفن کردے تو جدائی ہو جائے گی۔ اور اگر مشک زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام دنیا میں مکرم و معظم ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ خلق میں سردار ہو تو سات روز سات مرتبہ پانی پر دم کرے اور اپنا سر اور منہ دھوئے تمام خلق میں عزیز و مکرم ہو گا۔ اور اگر کوئی دشمن کے روبرو پڑھ کر اس کے منہ کی جانب دم کرے تو دشمن کے دل میں دہشت پیدا ہو جائے گی۔ اور اگر اگر کوئی شخص چہل کاف مرگھٹ کے ٹھیکرے پر لکھے اور دشمن کے گھر میں دفن کرے تو اسکا گھر برباد ہو جائے گا۔ کوئی شخص اس کو گلاب کے عرق میں تیس مرتبہ پڑھکر اپنے منہ پر ملے تو ہر ایک آدمی اس پر مہربان ہو جائے گا۔ اگر چاہے کہ میاں بیوی میں محبت قائم ہو اور مخالفت ختم ہو جائے تو مشک و زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر دونوں کو پلائے تو بہت محبت و دوستی پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ بھی چہل کاف کے بے شمار فضائل ہیں۔ مرید کو چاہیئے کہ پیر و مرشد کی بغیر اجازت کوئی عمل نہ کرے۔ عمل کی کامیابی کے لئے پیر و مرشد کی اجازت شرط ہے۔ اس لئے شجرہ میں بتائے ہوئے طریقہ پر ہی عمل کریں۔ چہل کاف درج ذیل ہے۔

چہل کاف

کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃٌ ۔کِفْکَا فُهَاکَکَمِیْنِ کَانَ مِنْ کَلْکَا۔

تَکَرْکَرَاکَکْرَ الْکَرِّفِی کَبَدٍ تَجَلّٰی مُشَکْشَکَۃً کَلُکْلُکٍ لَکَکَا۔ کَفَاکَ
مَابِیْ کَفَاکَ الْکَافُ کُرْبَتَہٗ کَوْکَبًا کَاَنْ تَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکَا۔

ترجمہ چہل کاف: اے دل! جس پروردگار نے بہت مصیبتوں میں تیری کفایت (وحمایت) کی ہے۔ وہ ہی پروردگار ان مصائب میں جو بھاری لشکر کی طرح گھات میں ہیں۔ اب بھی تیری کفایت کرے گا۔ ان مصائب میں تیرے لئے کافی ہوگا جو مصائب کہ پے در پے اور سخت اور مضبوط رسی (کی مانند) اور تیزہ زن، مسلح لشکر اور فربہ اور قوی اونٹ کی طرح ظاہر ہوئے ہیں۔ اے ستارے! (اے قلب روشن) جو آسمانی ستارے کے مانند (منور اور درخشاں) ہے یقین رکھ کہ تیرا رب تیرا مولیٰ تمام پریشانیوں سے اب بھی تجھے کفایت کریگا۔ جیسے گزشتہ پریشانیوں میں (اس قادر وکریم) نے تیری کفایت کی۔

سوال: شجرہ شریف میں اسمائے غوث اعظم لکھے ہوئے ہیں جسے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ان کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: جب مرید پیران پیر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان مبارک ناموں کو دل سے پڑھتا ہے۔ تب فوراً غوث پاک اپنی نگاہ خاص اس مرید پر ڈالتے ہیں۔ چاہے مرید کتنے واسطوں کے بعد سلسلہ میں داخل ہوا ہو۔ حضور غوث اعظم کی شان کے کیا کہنے۔ بیس برس کی ڈوبی ہوئی بارات دریا سے ہو بہو اسی شکل میں نکالنا یہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور کرامت ہے۔ مختصر یہ ہے کہ جو مرید غوث پاک کے ان مبارک ناموں کو پڑھے اسے اپنے پیرو مرشد سے عشق ہو۔ اور خواب میں پیرو مرشد کے ساتھ غوث اعظم کا دیدار نصیب ہو۔ ہر مشکل حل ہو۔ تصور شیخ نہ ہوتا ہو تو ان پاک ناموں کی برکت سے تصور شیخ نصیب ہو۔ اسکے علاوہ بہت سے فوائد ہیں۔ فی الفور غیبی مدد ملتی ہے۔ اسمائے غوث اعظم درج ذیل ہیں۔

اسمائے غوث اعظم رضی

سیدنا محی الدین امر اللہ ☆ شیخ محی الدین فضل اللہ

اولیاءمحی الدین امان اللہ☆ مسکین محی الدین نوراللہ☆ غوث محی الدین قطب اللہ سلطان محی الدین سیف اللہ☆ خواجہ محی الدین قربان اللہ ☆ مخدوم محی الدین برہان اللہ درویش محی الدین آیت اللہ☆ بادشاہ محی الدین غوث اللہ☆ فقیر محی الدین شاہد اللہ

ترجمہ اسمائے غوث اعظم: غوث اعظم ہر جگہ ہیں☆ غوث اعظم پر اللہ کا فضل ہے☆ غوث اعظم اللہ کی امانت رکھنے والے ہیں☆ غوث اعظم میں اللہ کا نور ہے☆ غوث اعظم کو ولیوں کا سردار بنایا گیا ہے☆ غوث اعظم اللہ کی تلوار ہے☆ غوث اعظم اللہ پر قربان ہیں☆ غوث اعظم اللہ کی ایک نشانی ہیں☆ غوث اعظم بادشاہ ہیں☆ غوث اعظم اللہ کی زبان ہیں☆ غوث اعظم اللہ کو جاننے والے درویش ہیں

سوال: ہمارے شجرہ طیبہ میں وظیفہ غوثیہ درج ہے اس کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: وظیفہ غوثیہ حضور غوث پاک کا ترتیب دیا ہوا وظیفہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے آٹھ نام مبارک درج ہیں۔ ان اسمائے حسنیٰ کے بے شمار فضائل ہیں۔ ساری دنیا کی مخلوق فرشتے جن اور انسان بھی اس پاک ناموں کے فضائل بیان نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دے کہ اپنے ناموں کے فضائل بیان کرنے کے لئے تو ملائکہ ہزاروں اور لاکھوں سال میں بھی ان اسمائے حسنیٰ کے فضائل بیان کریں تب بھی ایک فیصد فضائل بیان نہیں کر سکیں گے۔ وظیفہ غوثیہ درج ذیل ہے۔

وظیفہ غوثیہ

اَلْمُحِیْطُ اَلرَّبُّ اَلشَّهِیْدُ اَلْحَسِیْبُ اَلْفَعَّالُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ۔

اب ہم علیحدہ علیحدہ ان اسمائے حسنیٰ کے فضائل تحریر کر رہے ہیں۔

(۱) **اَلْمُحِیْطُ:** اس اسم پاک کے معنی ہیں (گھیرے ہوئے) احاطہ کئے ہوئے۔ ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ گھیرے ہوئے ہے۔ کوئی طاقت اس کے احاطہ سے باہر نہیں۔ اس کا ورد کرنے سے بندے کے اطراف قوت وطاقت کا دائرہ بن جاتا ہے۔ جن وانس کے حملہ کا اثر نہیں ہوتا۔ جادو، ٹونا سب

بیکار ہو جاتا ہے۔ جادوگر عاجز ہو کر تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ الغرض مصیبت کے وقت یہ اسم پاک بیحد مددگار ہے۔

(۲) اَلرَّبُّ: اس کے معنی ہیں پروردگار، پالنے والا۔ اس اسم پاک کے اعداد قمری (۲۰۲) ہیں۔ یہ اسم جمالی ہے۔ اسم الرب کے موکل کا نام یا اہراطیل جبرئیل ہے اور اس کے عناصر خاکی ہیں۔ اگر کسی شخص کے بیوی بچے انجان لوگوں میں ہوں۔ اور دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو اس اسم کو پڑھے جائیں اور گھر کے چاروں طرف لکیر کھینچے اللہ کے فضل و کرم سے اس کے اہل و عیال بیگانوں میں امن سے رہیں گے۔

(۳) اَلشَّہِیْدُ: اس اسم کے معنی ہیں حاضر و ناظر۔ اس کے اعداد قمری (۳۱۹) ہیں یہ اسم مشترک ہے۔ اور موکل کا نام یا عطرائیل تنکفیل ہے۔ اس کے عناصر کی تاثیر بادی ہے۔ اس اسم کا ذکر کرنے والا مراقبہ میں اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرام پاتا ہے۔ جو شخص جمعہ کے روز پہلی ساعت میں کاغذ پر لکھ کر اپنے دل پر باندھے تو عوام میں اس کی عزت بڑھیگی۔ اور سب تعریف کریں گے۔ جو شخص روزانہ اعداد اسم کے مطابق ورد کرے گا اس کے اہل و عیال ہر برائی اور مصیبت سے محفوظ رہیں گے۔ اگر کسی کے بیوی بچے نافرمان ہوں تو روزانہ صبح انکی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ۲۱ رمرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ بچے اور بیوی فرمابردار ہو جائیں گے۔ نقش اسم ''اَلشَّہِیْدُ'' درج ذیل ہے۔

۷۹	۸۳	۸۶	۷۲
۸۵	۷۳	۷۸	۸۳
۸۴	۸۸	۸۰	۷۷
۸۱	۱۶	۷۵	۷۸

(۵) اَلْحَسِیْبُ: اس اسم پاک کے معنی ہیں حساب کرنے والا۔ اس کے اعداد قمری ہیں (۸۰) یہ اسم مشترک ہے۔ اور اس کے موکل کا نام یا جمائیل سرکیطائیل ہے۔ اس کے عناصر کی تاثیر آتشی

ہے۔اس اسم پاک کی کثرت سے ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر حاجت پوری کرتا ہے۔اس کی برکت سے ہر خوف وڈر سے نجات ملتی ہے۔اس اسم کو اگر ۷ مرتبہ ہر روز پڑھیں تو چوروں کے خوف، پڑوسیوں کی برائی اور دشمنوں سے محفوظ رہیں گے۔ دیگر اس اسم پاک کو بدکار عورت یا عیاش مرد کی طرف پڑھ کر پھونکیں تو وہ بری خصلتوں سے نجات پائیں گے۔شریر کند ذہن بچے جو پڑھنے سے بھاگتے ہیں مٹی کے برتن میں پانی ڈال کر سات مرتبہ دم کر کے پہلے پانی خود پیئے اور بچا ہوا پانی بچے کو پلائیں انشاء اللہ بچہ نیک ذہین اور سعادت مند ہو جائے گا۔نقش درج ذیل ہے۔

ب	ی	س	ح
۹	۵۱	۱۱	۱
۱۲	۴	۶	۵۸
۵۷	۷	۳	۱۳

(۵) اَلْفَعَّالُ: اس اسم پاک کے معنی ہیں بہت بڑا کام کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنے اسرار سمجھنے کی توفیق دے۔ یہ اسم مبارک نہایت عظیم الشان اور بڑا جلیل القدر ہے اس اسم کو پڑھ نے والا ہر مراد حاصل کر سکتا ہے۔یہ نورانی حروف ہیں ان کے سمجھنے کے بعد اسم سمجھ میں آتا ہے۔ جس کے ساتھ جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے اور جو کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے۔اسم اعظم کا کمال یہ ہے کہ اس کے جاننے والے کے لئے زمین سمٹ جاتی ہے۔وہ پانی پر چل سکتا ہے اور ہوا میں اڑ سکتا ہے۔اور بہت سی کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔جو اولیاء اللہ کا خاصہ ہے۔ان چیزوں کا علم کتابوں میں نہیں ہے۔

(۶) اَلْخَالِقُ: اس اسم پاک کے معنی ہیں (پیدا کرنے والا) اس کے اعداد قمری (۷۳۱) ہیں۔ یہ اسم جلالی ہے اور اس کے موکل کا نام یا میکائیل خورائیل ہے۔اس کے عناصر کی تاثیر خاکی ہے۔ کاروبار کرنے والوں کے لئے یہ اسم بہت بہتر ہے۔جو شخص اس نام کا وظیفہ کریگا۔غصہ نہ آئیگا۔

اور جو کوئی تہجد کی نماز کے بعد بہت پڑھا کریگا تو اللہ تعالیٰ فرشتہ کو فرما دیگا تو قیامت تک عبادت کرتا کے ثواب اس کا پڑھنے والے کے نام لکھ دیا جائے۔ اور جو کوئی لڑائی کے وقت ۳۰۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھے تو دشمن زیر ہوں گے۔ جس کسی شخص کے اعلیٰ حکام سے تعلقات اچھے ہوں۔ اور کوئی درمیان میں بگاڑ پیدا کرنا چاہتا ہو تو اس اسم کا ورد کرے تمام درمیانی نقصانات دور ہوں گے۔

''اَلْخَالِقُ'' کا نقش درج ذیل ہے۔

ق	ل	ا	خ
۹۷	۴	۳۱	۹۹
۳۲	۴۸	۴۹۸	۳
۴	۴۹۹	۱۰۱	۲۹

(۷) اَلْبَارِئُ: اس اسم پاک کا معنی ہیں (زمانہ کا پیدا کرنے والا) اس کے اعداد قمری (۲۱۳) ہیں۔ یہ اسم مشترک ہے اور اس کے موکل کا نام یا جبرائیل اہراطیل ہے۔ اس کے عناصر آتش ہیں۔ اس اسم کو جو کوئی ہر روز سات مرتبہ پڑھے گا اللہ کے فضل و کرم سے عذاب قبر سے بچا رہے گا اور جو شخص اس اسم کا کثرت سے ذکر کرے اللہ تعالیٰ تمام حاجات پوری کرتا ہے۔ مزدوروں کے لئے اس کا ذکر مناسب ترین ہے۔ محنت آسان ہو جاتی ہے۔ اگر حکیم وید یا ڈاکٹر اس اسم پاک کا ذکر کریں تو مریض کا علاج کامیاب ہوتا ہے۔ ''اَلْبَارِئُ'' کا نقش درج ذیل ہے۔

ی	ر	ا	ب
۱۹	۷	۷۱	۶۸
ا	ب	ی	ر
۱۷	۱۹	۷۱	۱۳

ی	ر	ا	ب
۷۲	۶۷	۷۴	۵
ا	ب	ر	ی

(۸) اَلْمُصَوِّرُ: اس اسم پاک کے معنی ہیں (صورتوں کا بنانے والا) اس کے اعداد قمری (۳۳۶) ہیں یہ اسم جمالی ہے۔ اور اس کے موکل کا نام یا اجمائیل سرحما کیل ہے۔ اس کے عناصر آتشی ہیں۔ جو شخص اس اسم کا کثرت سے ذکر کرتا ہے اس پر فوٹو گرافی، پینٹنگ اور تصویر بنانے کا کاروبار آسان ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بے اولاد ہو سات دن روزہ رکھے اور افطار کے وقت اکیس مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے اپنی بیوی کو پلائے انشاء اللہ فرزند نیک پیدا ہوگا۔ اور جس کسی عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو پیر کے روز لکھ کر اپنے پاس رکھے حمل ساقط نہ ہوگا۔ دیگر جو کوئی شخص اس کے اعداد کے برابر اللہ کی رضا کے واسطے پڑھیگا اسے کشف حاصل ہوگا۔ اور جو شخص لا تعداد پڑھیگا چہرہ روشن ہوگا اور درجات بلند ہونگے۔ اس اسم میں تین معنی پوشیدہ ہیں (۱) جسم کے اندر روح کا باقی رکھنا (۲) آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کا ظہور صور کے پھونکے جانے سے (۳) مردہ کا زندہ ہونا عالم حسی اور معنوی میں۔ نقش درج ذیل ہے۔

م	ص	و	ر
۱۳	۱۹۹	۴۱	۸۹
۹۸	۱۵	۹۲	۴۲
۹۱	۴۳	۱۹۷	۱۱

اَلْمُحِیْطُ اَلرَّبُّ اَلشَّھِیْدُ اَلْحَسِیْبُ اَلْفَعَّالُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِیُٔ اَلْمُصَوِّرُ

تو اس شخص کی ہر حاجت پوری ہوگی۔ کیونکہ یہ اسمائے حسنٰی اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان اسمائے پاک کو سمجھ کر ایک جگہ جمع کر دیا تا کہ مریدین فیضیاب ہوں۔ تب سے یہ وظیفہ غوثیہ کہلایا۔ اور ہمارے سلسلہ کے بزرگان دین کا یہ ورد رہا ہے۔

مرید کو چاہیئے کہ ان اسمائے حسنیٰ کو پیرومرشد کے بتائے ہوئے طریقے سے ہی ملا کر پڑھیں۔ان کے برکت سے اور پیرومرشد کے وسیلے سے مرید بڑے سے بڑے طوفان سے ٹکرا سکتا ہے۔لیکن تصور شیخ شرط ہے۔اللہ تعالیٰ ان اسمائے حسنیٰ کے راز سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔جو شخص قید میں ہو یا جیل میں ہو منگل کے روز ان اسمائے حسنیٰ کا ذکر کرے تو قید سے چھٹکارہ پائے گا۔اگر رنج وغم میں ہوں تو خوشیاں نصیب ہوں گی۔اور جو شخص کثرت سے ان اسمائے حسنیٰ کا ذکر کریگا تمام عالم مسخر ہو جائے گا اور فرشتے پوشیدہ اموراس سے بیان کریں گے۔

سوال: دعا سید الاستغفار کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: دعاء سید الاستغفار کے بھی فضائل اپنی جگہ اٹل ہیں۔قادریہ وچشتیہ وجانگیریہ کے بزرگان دن کا ورد رہا ہے۔روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔بعض معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے۔دن یا رات میں موت آجائے تو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔اور اگر دشمن کا خوف، کاروبار میں نقصان کا ڈر ہو یا سرکاری حکام یا پولس کا ڈر ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے محفوظ رکھے گا۔اور اگر کشتی یا جہاز کے ڈوبنے کا ڈر ہو، ٹرین کے لڑنے کا ڈر ہو یا آگ لگنے کا ڈر ہو یا چوری کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے محفوظ رکھے گا۔سواری میں بیٹھتے وقت یا کوئی بھی موٹر گاڑی چلانے سے پہلے اس کو پڑ لینا بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے ہر اسم کی الگ الگ تاثیر ہے شرط ہے پڑھتے وقت خلوص، محبت اور عقیدہ پختہ ہو۔ جتنا عقیدہ پختہ ہوگا اتنا ہی فیضیاب ہوگا۔دعا سید الاستغفار درج ذیل ہے۔

دعاء سید الاستغفار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ:

ترجمہ دعاء سید الاستغفار: اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔تو نے

ہی مجھے پیدا کیا۔ اور تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد پر ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا۔ میں پناہ مانگتا ہوں ان (تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کئے۔ اور اوپر جو نعمتیں ہیں انکا اعتراف کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہوں کو بخش دے اس لیئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

سوال: محفل سماع کسے کہتے ہیں؟

جواب: صوفیوں کی ایک خاص محفل میں عبادت کرنے کا طریقہ ہے۔ جس میں قوالی ہوتی ہے۔ یہ قوالی پیر و مرشد کی شان میں ہوتی ہے یا رسول خدا ﷺ کی شان اقدس میں ہوتی ہے۔ بہترین اور روح کو چھو جانے والا شعر مرید کو رقص (حال) کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اور مرید کو حال آجاتا ہے۔ پیر و مرشد کی مسند (گدی) لگی ہوتی ہے بہت ہی نورانی منظر ہوتا ہے۔ شریک محفل حضرات نہایت ہی ادب سے بیٹھتے ہیں۔ جب کسی کو حال آجاتا ہے تو سب ہی کھڑے ہو کر قوال کے کہے ہوئے اشعار پر سرور و مستی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

سوال: کیا سماع ناجائز ہے۔ قادری سلسلہ کے لوگ اس کی سختی سے مخالفت کرتے ہیں۔ غوث اعظم نے اپنی خانقاہ میں کبھی سماع نہیں سنی؟

جواب: جب خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہندوستان میں تشریف لائے اس وقت کافروں کا دور تھا آپ کے تشریف لانے سے پہلے سماع کی شروعات ہو چکی تھی لیکن آپ نے محفل سماع کو عروج بخشا۔ آپکی اس تبلیغ سے سیکڑوں اور ہزاروں لوگ مسلمان ہوئے ایک روایت ہے کہ ۱۲ ار لاکھ لوگ مسلمان ہوئے اس طرح سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدین میں مرید در مرید محفل سماع کا سلسلہ چلا آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو اگر محفل سماع پسند نہیں ہوتی تو چشتیہ سلسلہ میں صاحب ہستی اور باکمال اولیاء اللہ نہیں ہوتے۔ سماع کو برا کہنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہیئے۔ اور جو حضرات قادری اور نقشبندی سلسلہ سے مرید ہوئے ہیں اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عاشقی کا دعویٰ کرتے ہیں ان میں سے بعض

صوفیوں کی سماع سے نفرت کرتے ہیں ان لوگوں کو جان لینا چاہیئے کہ غوث پاک نے سماع کا انعقاد نہیں فرمایا یہ الگ بات ہے لیکن آجکل کے لوگوں کی طرح مخالفت بھی نہیں کی۔ چونکہ غوث پاک سب ولیوں کے سردار ہیں شریعت اور طریقت کے امام ہیں آپ کی لکھی ہوئی مشہور تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں سماع کے مطابق قلم اٹھا کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شریعت وطریقت کی امامت کا حق ادا کردیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ذرا دھیان سے پڑھیئے سماع قوالی، مزامیر اور رقص کو ہم جائز نہیں نہیں سمجھتے اور اس کی کراہت ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ لیکن ہمارے زمانہ میں لوگ اپنی خانقاہوں اور مجلسوں میں اس راہ کو اختیار کیئے ہوئے ہیں (ان کی مجلسوں میں قوالی، رقص ومزامیر کا سلسلہ جاری ہے) اور ممکن ہے کہ اس راہ پر چلنے والے سچے ہوں۔ اس لئے ان کے مسلک کے مطابق ہم اس موضوع پر قلم اٹھا رہے ہیں ممکن ہے کہ سماع میں کلام کے معنی سامع کے جذبہ محبت وصداقت کی آگ کو بھڑکا دیں اور وہ اس آگ سے بھڑک اٹھے اور خودی اس سے غائب ہوجائے اور اس کے اعضاء میں بیساختہ حرکت پیدا ہوجائے۔ اب ایک بار پھر غوث پاک کے اس جملہ کا بغور مطالعہ کریں [اور ممکن ہے کہ اس راہ پر چلنے والے سچے ہوں] اب سماع کے تمام مخالفین کو اپنا منھ بند کرلینا چاہیئے گر غوث پاک سے ذرا بھی محبت ہے۔ یہاں کسی تشریح کی ضرورت ہیں۔ (صفحہ نمبر ۶۱۶)

سوال: کیا حضور ﷺ سماع پسند کرتے تھے؟

جواب: حجۃ الاسلام امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف مکاشفۃ القلوب میں فرماتے ہیں کہ مشائخ میں سے کسی شیخ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام کو دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آپ کا سماع کے متعلق کیا خیال ہے؟ جس کے بارے میں ہمارے ساتھیوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شیریں اور صاف وخوشگوار ہے۔ ایک جگہ اور امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''جناب ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے پوچھا یا رسول

اللہ ﷺ کیا آپ اس سماع میں سے کسی چیز کو ناپسند فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں اس میں سے کسی چیز کو ناپسند نہیں کرتا۔ لیکن انہیں کہ دو کہ سماع کی شروعات قرآن مجید سے کریں اور اسکا اختتام بھی قرآن مجید ہی پر کریں (صفحہ نمبر ۶۳۰/۶۳۱)

اسی صفحہ پر آگے درج ہے جناب طاہر بن بلال صمدانی وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے جو اکابر علماء میں سے تھے کہ میں سمندر کے کنارے جدہ کی جامع مسجد میں معتکف تھا کہ ایک دن میں نے ایسی جماعت کو دیکھا جو مسجد میں کچھ اشعار پڑھ رہے تھے اور دوسرے لوگ سن رہے تھے مجھے یہ بات سخت ناپسند ہوئی اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ لوگ اللہ کے ایک گھر میں اشعار پڑھ رہے ہیں۔ جناب طاہر فرماتے ہیں کہ میں نے اسی رات خواب میں حضور پرنور ﷺ کی زیارت کی آپ اسی کونے میں تشریف فرما تھے آپ کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے دفعۃً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ کہنے لگے اور حضور ﷺ سماعت فرمانے لگے اور آپ نے وجد کرنے والے کی طرح دست مبارک سینہ انور پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا میرے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ میں اس جماعت کو ناپسند کرتا جو محفل سماع منعقد کئے ہوئے تھے حالانکہ اسے حضور ﷺ سماعت فرما رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھ رہے ہیں۔ حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ حق کے ساتھ حق ہے یا یہ کہ حق سے حق ہے۔

ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ سلف صالحین میں صحابہ اور تابعین کی کثیر تعداد نے اچھا سمجھا اور ہمارے یہاں اہل حجاز مکہ معظمہ میں سال کے بہترین ایام میں سماع سنتے تھے۔ اور ہمارے زمانہ میں اہل مدینہ بھی اہل مکہ کی طرح پابندی سے سماع سنا کرتے تھے۔

سوال: سماع کے آداب کیا ہیں؟

جواب: سماع کے آداب کے بارے میں اولیاء اللہ نے بہت کچھ لکھا ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بزرگان دین کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب وہ سماع سنے کا

ارادہ کرتے ہیں تو پہلے اس کی تیاری کی جاتی ہے سفید کپڑے پہنتے ہیں، خوشبو لگاتے ہیں، کھانا بہت کم کھاتے ہیں۔ اگر محفل سماع میں پیرومرشد تشریف فرما ہیں تو مرید کو چاہیئے کہ اپنے پیر ومرشد کی طرف دل کو متوجہ کیئے بیٹھا رہے۔

آداب سماع کے متعلق حضرت فخر العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محفل سماع میں باوضو رہے۔ مؤدب بیٹھے اور دوران سماع کچھ نہ کھائے اور نہ کچھ کلام کرے۔ وقت سماع ذکروفکر میں مشغول رہے۔ لوگوں کے حال وقال کی طرف تماشائی کی طرح نہ دیکھے ضرورت پیش آئے تو صاحب حال کو سنبھالے تاکہ صاحب حال کو کوئی تکلیف اور صدمہ نہ پہنچے۔ صاحب حال اگر چت لیٹا ہے تو اسے کسی کروٹ سے لٹادے۔ چت نہ رہنے دیں کہ اس میں تکلیف کا اندیشہ ہے۔ صاحب حال کی تعظیم کریں۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سماع کی حالت میں مزاحمت نہ کریں نہ گانے والوں سے اپنی پسند کے اشعار گانے کی فرمائش کریں یہ کام شیخ (پیرومرشد) کا ہے سب کو اس کے سپرد رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے اسباب پیدا کردے گا کہ قوال مرید کی پسند کے اشعار پر تکرار شروع کردے گا اس طرح سچے مرید کی خواہش خود بخود پوری ہوجائے گی۔

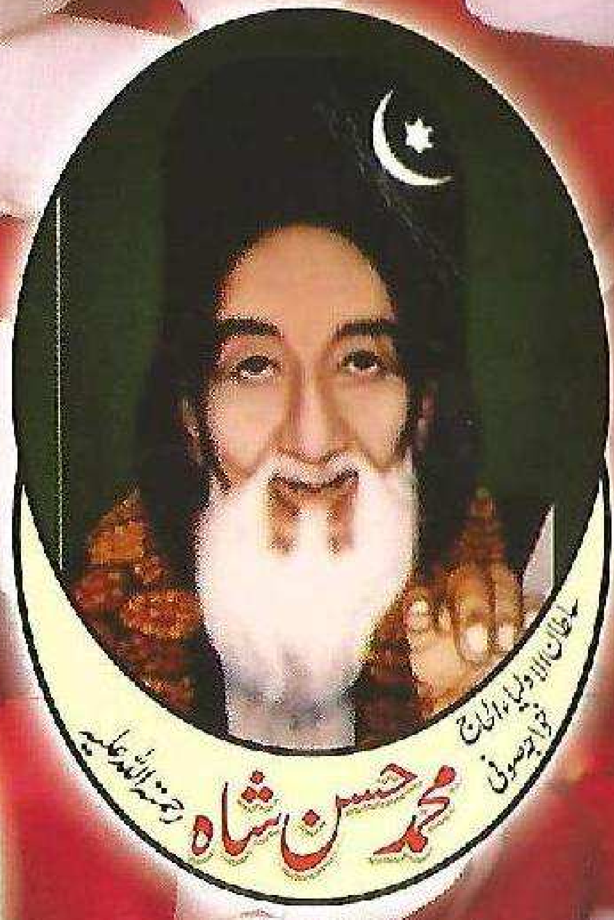
ختم شد

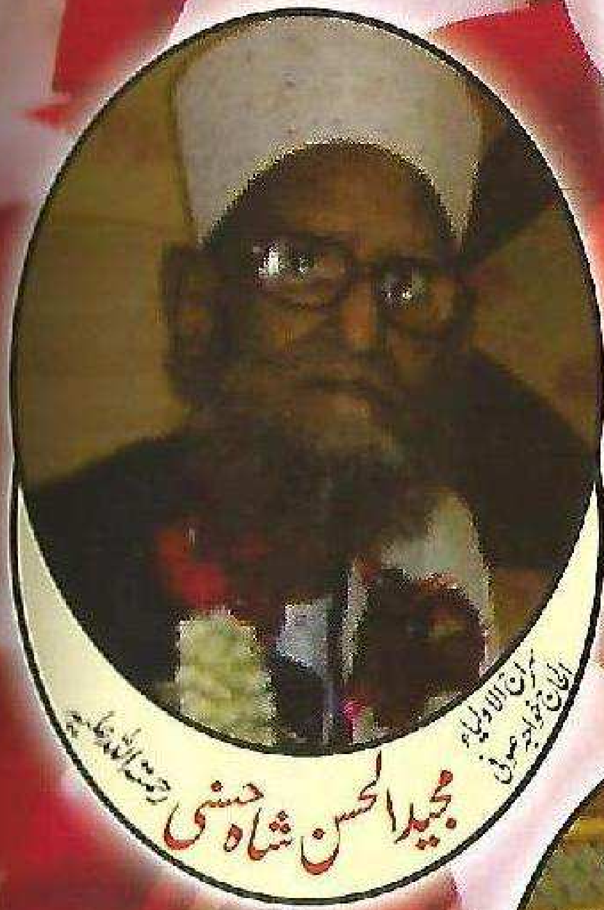
نوٹ: اولیاء اللہ اور سُنی علماء دین کی وہ مشہور کتابیں جن سے گلزار مجیدی کی اشاعت میں مدد لی گئی وہ یہ ہیں۔

(۱) احیاء العلوم (۲) غنیۃ الطالبین (۳) کیمائے سعادت (٤) سیرت فخر العارفین (٥) بہار شریعت (٦) قانون شریعت (۷) آداب الاخیار (۸) فلاح دین ودینا (۹) تذکرہ امام غزالی (۱۰) شمس المعارف الکبری (۱۱) کشف المحجوب (۱۲) گلستاں (۱۳) بوستاں (١٤) فتوح الغیب (١٥) مکاشفۃ القلوب۔

☆شانِ مرشد☆

غوث ثانی رنگ چشتی آپ ہیں
جو بچائے میری کشتی آپ ہیں
میرے اندر ہے جو مستی آپ ہیں
اور فنا فی اللہ کی ہستی آپ ہیں
خواجہ حسن کی حق پرستی آپ ہیں
المجیدُ المجیدُ یامجیدُ آپ ہیں


محمد حسن شاہ
رحمۃ اللہ علیہ


مجید الحسن شاہ حسنی
رحمۃ اللہ علیہ

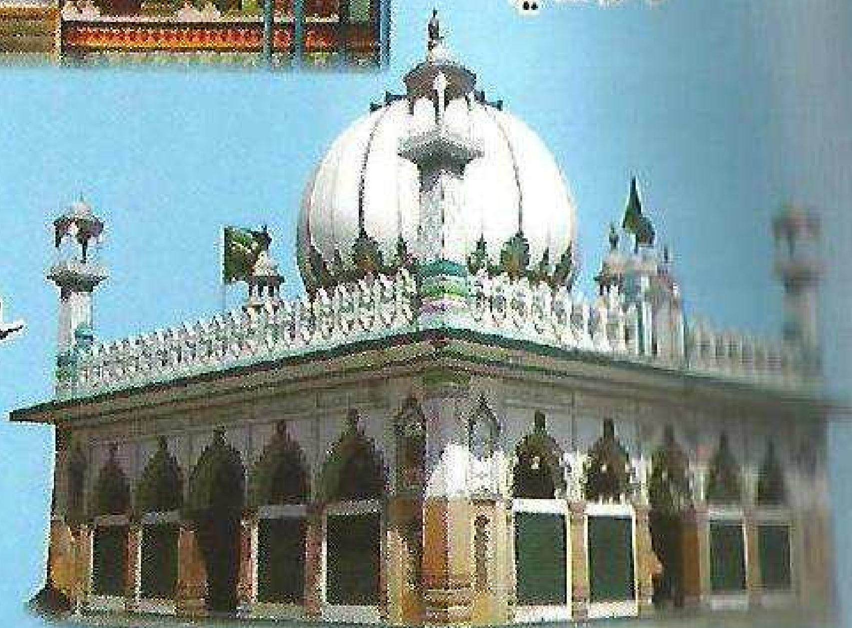

فیض الحسن شاہ مجیدی
مدظلہ العالی



فخر العارفین
حضرت مولانا سید صوفی
محمد عبد الحی شاہ
رحمتہ اللہ علیہ



العارفین حضرت خواجہ
محمد نبی رضا شاہ
رحمتہ اللہ علیہ



سلطان الاولیاء الحاج خواجہ صوفی
محمد حسن شاہ
رحمتہ اللہ علیہ



الاولیاء الحاج خواجہ صوفی
حمید الحسن شاہ حسنی
رحمتہ اللہ علیہ

